الکلام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میگزین

Al kalam

جون 2019 شمارہ XXVII

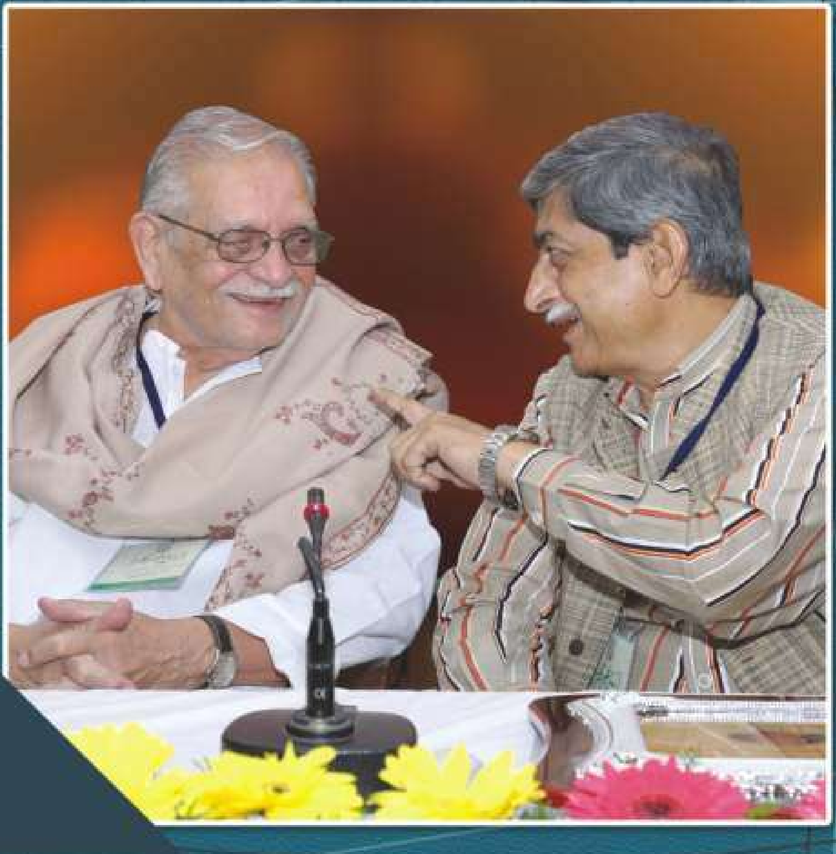

جناب گلزار اور ڈاکٹر محمد اسلم پرویز مانو میں منعقدہ سمینار
''احساس کا سفیر: گلزار'' کے افتتاحی اجلاس کے دوران

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

وائس چانسلر کے قلم سے......

اعلیٰ تعلیمی ادارے، ملک وقوم کی مستقبل سازی کی بنیادی اکائیاں ہیں!

آج وہ زمانہ نہیں رہا جب صرف دولت و حشمت کی بنیاد پر کچھ ملک واقوام دنیا میں عزت وتکریم کا اعلیٰ رتبہ حاصل کیا کرتے تھے۔ بیسویں صدی کی جدید اور تیز رفتار ترقی نے ثابت کردیا کہ قدرتی وسائل اور دولت کے باوجود مقامی اور بین الاقوامی سطح پر صرف وہی مما لک پوری دنیا کو متاثر کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں جو علم کی دولت اور اس کے استعمال کی ذہانت سے مالا مال ہیں۔

اس تناظر میں یہ ہندوستان کی خوش نصیبی ہے کہ ہمارے پاس اعلیٰ تعلیم کا ایک ایسا منظّم اور مؤثر نظام ہے جو بڑی حد تک ہماری تعلیمی ضروریات کی نہ صرف تکمیل کررہا ہے بلکہ یہاں کے فارغین مختلف میدانوں بالخصوص کمپیوٹر اور آئی ٹی کے شعبوں میں عالمی سطح پر اپنی صلاحیت وذہانت کا لوہا منوارہے ہیں۔ قوم کی اشتمالی ترقی ہمارے تعلیمی نظام کا طرۂ امتیاز ہے۔

اس مؤثر اور مفید اعلیٰ تعلیمی نظام کی بنیاد کا سہرا ملک کے اولین وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے سر ہے جنھوں نے کمالِ دوراندیشی کے ساتھ ملک کی آزادی کے فوری بعد یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی جیسے فقید المثال اداروں کی داغ بیل رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم کے سفر کو ایک مہمیز عطا کی۔ ان کے لگائے ہوئے یہ علمی پودے اب تناور درختوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور آج ملک کی کئی جامعات اور آئی آئی ٹی عالمی معیار کی حامل ہیں۔ ان اداروں سے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد مستفید ہورہی ہے اور قومی و بین الاقوامی ترقی میں نمایاں کردار ادا کررہی ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد سے منسوب، قومی اردو یونیورسٹی کو اپنے مقاصد، دائرۂ کار اور اہداف کے تعین کے لیے ہندوستان کے اولین وزیر تعلیم کی عبقری علمیت اور وجدان سے رہنمائی حاصل کرنی ہوگی۔

تاریخ گواہ ہے کہ طے شدہ مقصد سے دوری یا غفلت افراد اور اداروں کے لیے تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے یہ لازم ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی سے وابستہ ہر شخص خواہ طالب علم ہو، استاد یا کوئی کارکن، اس شوقِ جنوں کی رہ نوردی کے تقاضوں سے خود کو پوری طرح آراستہ کرلے کہ اس مسلسل سفر ہی میں منزل پنہاں ہے۔

ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ زبان نہ صرف ازخود ایک مخزن ہے بلکہ علم کا وسیلہ بھی ہے۔ علمی گہرائی اور وسعت کے ذریعہ انسان زبان و بیان کی حدود سے بالاتر ہوجاتا ہے لیکن اس بلندی تک پہنچنے کے لیے ذریعۂ تعلیم کی زبان میں علمی ذخائر کی منتقلی ناگزیر ہے۔ اردو یونیورسٹی اس سمت میں مسلسل کام کررہی ہے اور بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں۔

یونیورسٹی نے حالیہ عرصے میں دو بین الاقوامی اداروں کے ساتھ یادداشت مفاہمت کے ذریعہ ایک نیا آغاز کیا ہے، جو ہمارے طلبہ کی تعلیمی ترقی اور جامعہ کو پہچان عطا کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

افراد کی سنجیدگی اور اپنے کاز کے تئیں دیانتداری کا جذبہ کسی بھی ادارہ کے لیے ایک اثاثہ سے کم نہیں۔ ہمیں ایک ایسے ماحول کو پروان چڑھانے کی ضرورت ہے جہاں مخلص رفقا کی قدر کی جائے تاکہ ان کی شخصیت دوسروں کے لیے باعث ترغیب وتحریک بن سکے۔

خادمِ اوّل کی حیثیت سے مانو کے تمام وابستگانِ علم سے میری درخواست ہے کہ منزل مقصود کی سمت اپنے سفر میں سب اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم اس کاروانِ شوق کی رفتار میں اضافہ کا ذریعہ بنے رہیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ منزل تک پہنچنے کی سعی مسلسل میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ بقول علامہ اقبال ع   تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول

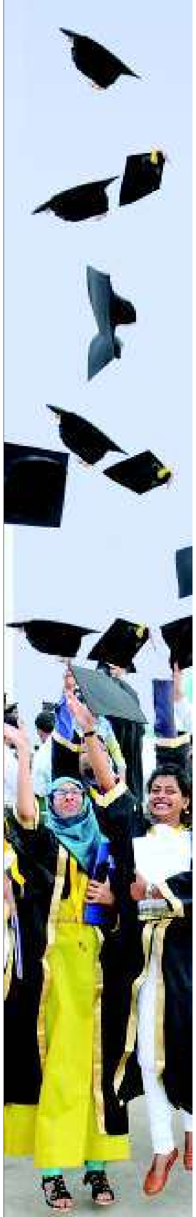

مانو اور المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی، ایران کے درمیان یادداشت مفاہمت

یونیورسٹی نے 10/ اپریل کو المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی (ایم آئی یو)، ایران کے ساتھ یادداشت مفاہمت پر دستخط کیے۔ یہ بین الاقوامی سطح پر یونیورسٹی کا پہلا تعلیمی اشتراک ہے۔ قم، ایران میں واقع یہ یونیورسٹی 1979 میں قائم ہوئی۔ اس کی شاخیں اور ملحقہ تعلیمی ادارے بین الاقوامی سطح پر پھیلے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار مانو اور ڈاکٹر محمد رضا صالح، اعلیٰ نمائندہ ایم آئی یو نے ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر اردو یونیورسٹی، پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر اور پروفیسر علی عباسی، وائس چانسلر، ایم آئی یو اور ڈاکٹر حمید جزائری، رجسٹرار کی موجودگی میں کانفرنس ہال ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ میں یادداشت پر دستخط کیے۔ یادداشت میں فریقین نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ہند- ایران تعلقات میں ایک نئے باب کے اضافے کے طور پر دونوں اداروں کی سرگرمیوں کو وسعت اور اسکالرس کے باہمی تبادلے اور تحقیق کی راہ ہموار کی جائے۔

دونوں اداروں میں ہیومنٹیز، ثقافت، تاریخ، فارسی، عربی، اردو زبان و ادب، مینجمنٹ، ترسیل عامہ و صحافت، اسلامک اسٹڈیز وغیرہ پر ریسرچ، مانو کے اسکالرس کو ماسٹرس اور ڈاکٹریٹ سطح پر اسکالرشپ کی فراہمی، ممتاز ماہرین/ طلبہ کے چیئر کا قیام، اسکالرس کا تبادلہ، بین الاقوامی سمینار، کانفرنسیں اور سمپوزیمس کے لیے اشتراک کیا جائے گا۔ ایرانی جامعہ، اردو یونیورسٹی میں قلی قطب شاہ چیئر کے قیام میں تعاون کرے گی۔ اس کے تحت مشترکہ پراجکٹس کی نشاندہی کی جائے گی۔ یادداشت مفاہمت تین سال تک کارکرد رہے گی۔

دینی مدارس کے طلبہ کو بااختیار بنانے کے لیے تجرباتی پروجیکٹ کا آغاز

یونیورسٹی نے 11/ جنوری کو اقوام متحدہ آبادی فنڈ (یو این ایف پی اے) کے ساتھ ایک اہم شراکت داری کا آغاز کرتے ہوئے بہار کے 4 اضلاع میں دینی مدارس کے نوبالغ طلبہ کے تعلیمی پروگرام (اے ای پی) کے تجرباتی پروجیکٹ کا آغاز کیا۔ اس میں بہار ریاستی مدرسہ تعلیمی بورڈ اور محکمہ تعلیم، حکومت بہار تعاون کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے اس موقع پر کانفرنس ہال، عمارت انتظامی میں منعقدہ تقریب میں کہا کہ دینی مدارس کے وسطانیہ سطح (6 تا 8 جماعت) کے طلبہ کے لیے شروع کیے جانے والے اس پروجیکٹ کی مدت ابتدا میں ایک سال ہوگی اور اس کے لیے 1,11,595 امریکی ڈالر کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ بہار کے 4 اضلاع کشن گنج، ارریہ، پورنیہ اور کٹیہار میں جملہ 757 مدارس کا احاطہ کیا جائے گا۔ پورنیہ ڈویژن میں مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے۔

اس سلسلے میں 19 مارچ کو مدارس کے ماسٹر ٹرینرز کی ایک اہم میٹنگ کٹیہار میڈیکل کالج کے احاطے میں ہوئی جس کی صدارت کٹیہار میڈیکل کالج کے وائس چانسلر ڈاکٹر سید ممتاز الدین نے کی۔ پروفیسر محمد شاہد، پروجیکٹ ڈائرکٹر نے بھی شرکت کی۔

21 مارچ کو پورنیہ میں ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں پورنیہ اور آس پاس کے اضلاع سے تعلق رکھنے والے مدارس کے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس کی صدارت بہار مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین جناب عبدالقیوم انصاری نے کی۔ ورکشاپ سے پروجیکٹ ڈائرکٹر پروفیسر محمد شاہد، پروفیسر محمد فہیم اختر، صدر شعبۂ اسلامیات، مانو، پروفیسر اعجاز مسیح، صدر شعبۂ تعلیم، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، یو این ایف پی اے کی بہار شاخ کے سربراہ ڈاکٹر ندیم نور اور این سی ٹی ای کے سابق ڈائرکٹر حسن وارث نے خطاب کیا۔

ساتواں جلسۂ تقسیم اسناد

اردو یونیورسٹی تعلیم کے ذریعہ خواتین کو بااختیار بنا رہی ہے: ایس وائی قریشی

یونیورسٹی کے ساتویں جلسۂ تقسیم اسناد کا انعقاد 20/ نومبر 2018 کو برہما کماریز گلوبل پیس آڈیٹوریم، گچی باؤلی، حیدرآباد میں ہوا۔ ریگولر کورسز کے 50 طلبا اور فاصلاتی طرز کے 10 طلبا کو گولڈ میڈلس دیے گئے جبکہ 1133 طلبا کو گریجویشن، 811

طلبا کو پوسٹ گریجویشن، 94 ریسرچ اسکالرس کو ایم فل اور 50 اسکالرس کو ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی مختلف مضامین میں ڈگریاں دی گئیں۔ فاصلاتی طرز کے (21402) طلبا کو گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی اسناد تقسیم کی گئیں جنھوں نے گزشتہ برسوں کے دوران اپنی تعلیم مکمل کی۔

اس موقعے پر مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ایس وائی قریشی، سابق چیف الیکشن کمشنر آف انڈیا نے کہا کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی بہت تیزی کے ساتھ ہمارے ملک کی تعلیمی سماجی، ثقافتی اور قومی سرگرمیوں کا مرکز بنتی جارہی ہے اور یہ بات باعث فخر ہے کہ محض دو دہائیوں کے مختصر عرصے میں یونیورسٹی نے قابل قدر ترقی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی اپنے تعلیمی پروگراموں اور ہر سطح کے تمام کورسز میں خواتین کو مساویانہ مواقع فراہم کرتے ہوئے خواتین کو حقیقی معنی میں بااختیار بنارہی ہے۔

وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے یونیورسٹی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج اردو یونیورسٹی کے کیمپس میں زیر تعلیم ریگولر طلبا کی تعداد 4554 تک پہنچ گئی ہے اور جاریہ تعلیمی سال کے دوران یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے خواتین کی تعداد میں 22 سے 34 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ یونیورسٹی کے نظامت فاصلاتی تعلیم کے تحت 44000 طلبا درج ہیں۔ جن میں سے 22 ہزار طلبا کا اندراج رواں تعلیمی سال کے دوران کیا گیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اردو یونیورسٹی علم کے نئے میدانوں کی تلاش، معیاری تحقیق واشاعت میں پیش رفت کے لیے طلبا کو بہترین سہولیات فراہم کرتی ہے تاکہ اُن کے ذریعہ ملک کی سماجی ومعاشی ترقی کے اہداف حاصل ہوسکیں۔ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل فاصلاتی طرز کے طلبا میں 65 فیصد خواتین ہیں۔ خواتین کی تعلیم کے ذریعہ یونیورسٹی اپنے قیام کے اہم مقصد کو پورا کررہی ہے۔

قومی اُردو سائنس کانگریس کا انعقاد

یونیورسٹی میں اردو مرکز برائے فروغِ علوم اور اسکول برائے سائنسی علوم کے اشتراک سے دوروزہ سائنس کانگریس کا انعقاد کیا گیا۔ 28/ فروری کو ممتاز اسکالر ڈاکٹر قاضی سراج اظہر، یونیورسٹی آف مشی گن، امریکہ نے اس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ سائنس کے معنی تسخیر، تحقیق، تخلیق کے ہیں۔ جو تخلیق کے میدان میں آگے بڑھے، انہوں نے دنیا کو مسخر کرلیا اور جنہوں نے اس پر توجہ نہیں دی وہ مغلوب ہوگئے۔ جو زبانیں سائنس وٹکنالوجی سے نہیں جڑ پاتیں وہ ختم ہوجاتی ہیں۔

کتاب ''توضیحی فرہنگ: غذا وتغذیہ'' کا اجرا کے دوران (بائیں سے) ڈاکٹر عابد معز، پروفیسر زاہد حسین خان، ڈاکٹر قاضی سراج اظہر، ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، ڈاکٹر قیصر جمیل، پروفیسر سید نجم الحسن، پروفیسر محمد ظفرالدین

ڈاکٹر قیصر جمیل، مہاویر میڈیکل ریسرچ سنٹر حیدرآباد نے کہا کہ مسلمان سائنس میں کافی پیچھے ہیں۔ اب تک صرف 12 مسلمانوں نے سائنس کا نوبل انعام حاصل کیا ہے۔ پروفیسر زاہد حسین، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کہا کہ مظاہر فطرت کا مشاہدہ انسان کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے تعلیم کے فاصلے ختم کردیے ہیں۔ اس موقع پر مختلف کتابوں کی رسم اجرا عمل میں آئی۔ ان کے علاوہ یونیورسٹی میں تدریس کے لیے ڈی ٹی پی کی جانب سے شائع کردہ کتب کی رسم اجرا بھی عمل میں آئی۔ ابتداء میں ڈاکٹر عابد معز، کنوینز وکنسلٹنٹ اردو مرکز برائے فروغِ علوم نے کانگریس کا تعارف پیش کیا۔ دوپہر میں منفرد ماہنامہ ''سائنس'' کے 25 سال کی تکمیل پر میگزین کے جائزہ پر مبنی ڈاکٹر عبدالمعز شمس کی تدوین وترتیب (انجمن فروغِ سائنس، علی گڑھ کی پیشکش) ''کاروانِ سائنس'' کی رسم اجرا کی تقریب عمل میں آئی۔ ڈاکٹر عبدالمعز شمس، ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، جناب اسعد فیصل فاروقی نے اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر سائنس اور بانی مدیر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز کے اعتراف خدمات کے طور پر بزم خواتین، حیدرآباد کی جانب سے سکریٹری ڈاکٹر امۃ الغفور صادقہ اور دیگر اراکین نے انہیں یادگاری تحفہ پیش کیا۔ پروفیسر فاطمہ پروین نے سپاس نامہ پڑھ کر سنایا۔

لیکن اردو ایک ترقی پسند زبان ہے۔ پہلے جامعہ عثمانیہ نے سائنسی علوم کی تعلیم کا اردو میں نظم کیا تھا جو دنیا کی ایک عظیم یونیورسٹی بنی۔ اب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی وجود میں آچکی ہے جہاں اردو کا مستقبل محفوظ ہے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے صدارتی خطاب میں کہا کہ اردو کو علوم کا ذریعہ بنانا مانو کے قیام کا مقصد ہے۔ اردو مادری زبان والے بچوں کو ابتدائی تعلیم اردو میں دینا ضروری ہے۔ بچوں کو دوسری زبان کے ذریعہ تعلیم دینا سراسر ناانصافی ہے۔ طلبہ کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری کی ضرورت کے تحت نظامت ترجمہ واشاعت (ڈی ٹی پی) قائم کیا گیا۔ انہوں نے اردو ماہنامہ سائنس جس کے 25 سال مکمل ہوچکے ہیں کے ابتدائی مراحل کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا نعرہ سائنس پڑھئے آگے بڑھئے، آج بھی کارگر ہے۔

اردو سائنس کانگریس کی 'ادبی محفل'

اردو سائنس کانگریس کے تحت 28/فروری کی شام ایک ادبی اجلاس منعقد ہوا جس میں ممتاز ماہر امراضِ چشم ڈاکٹر عبدالمعز شمس کی کتاب ''آنکھ اور اردو شاعری'' کا اجرا عمل میں آیا۔ صدارت پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات نے کی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر مہمان خصوصی تھے۔ اس موقعے پر پروفیسر ظفر احسن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر فاروق بخشی، شعبۂ اردو، مانو اور ڈاکٹر فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، مرکز مطالعات اردو ثقافت، مانو نے کتاب سے متعلق اظہارِ خیال کیا۔

آزاد ٹیک فیسٹ

قومی اردو سائنس کانگریس کے ضمن میں پالی ٹیکنیک اور انڈسٹریل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (آئی ٹی آئی) کے سالانہ آزاد ٹیک فیسٹ 2019 کا ڈاکٹر قاضی سراج اظہر یونیورسٹی آف مشی گن، امریکہ کے ہاتھوں افتتاح عمل میں آیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز وائس چانسلر بھی موجود تھے۔ دونوں نے تمام پراجیکٹس کا تفصیلی معائنہ کیا۔ آئی ٹی آئی میں لیزر بیسڈ سیکوریٹی الارم، فوٹ اسٹیپ پاور جنریشن، ہوم میڈ ایئر کنڈیشنر اسمارٹ بنگلو، سیوریج نظام، چین کا برڈ نیسٹ اسٹیڈیم، دائرہ نما ایئرپورٹ وغیرہ پر مشتمل 19 ماڈلس نمائش کے لیے رکھے گئے تھے۔ جبکہ پالی ٹیکنیک میں تقریباً 50 مختلف اختراعی پراجیکٹس دیکھے گئے۔

دوسری قومی سماجی علوم کانگریس

پروفیسر ایس اے آر بلگرامی

دوسری اردو سماجی علوم کانگریس کا 15 اور 16 رنومبر 2018 کو اہتمام کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز ماہر معاشیات پروفیسر ایس اے آر بلگرامی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سماجی علوم کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھلتے رہنا چاہیے، اسی میں اس کی بقا ہے۔ انسان کو مطمئن کرنے کے لیے صرف مادی ترقی ناکافی ہے۔ اطمینانِ قلب کے لیے غیر مادی طاقتیں بھی ضروری ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ زبان ترسیل کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اگر کسی زبان میں مختلف علوم کی کتابیں دستیاب نہ ہوں تو لوگ دوسری زبانوں سے استفادہ کر لیتے ہیں اور جو ایسا نہیں کر پاتے وہ پچھڑ جاتے ہیں۔ پروفیسر مہتاب منظر، شعبۂ سیاسیات، جامعہ ملیہ نے کہا کہ اگرچہ نوآبادیاتی نظام ختم ہو چکا ہے لیکن گلوبلائزیشن اور لبرلائیزیشن کے نام پر بڑی طاقتیں اب بھی کمزور عوام کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ پروفیسر نشاط قیصر، شعبۂ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے کہا کہ مخصوص قومی یکجہتی کا تصور سماجی علوم کا ایک اہم رجحان بن گیا ہے جو تکثیری سماج کے لیے نامناسب ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر عبدالقیوم، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ نظم و نسق عامہ کی کتاب ''انتظامیہ'' کا رسم اجرا عمل میں آیا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، صدر نشین انتظامیہ کمیٹی نے تعارفی خطاب میں اردو، سماجی علوم اور تعلیم کے متعلق اظہار خیال کیا۔ پروفیسر شاہدہ، کنوینر جلسہ نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر آمنہ تحسین، انچارج مرکز برائے مطالعاتِ نسواں نے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر عابد معز، شریک کنوینر تھے۔

''اعلیٰ تعلیم میں مضمر مسرتیں: آرٹس اور سائنس''

پروفیسر محمد مزمل کا یوم تاسیس لکچر

یونیورسٹی کے 21 ویں یوم تاسیس کے موقع پر 9 رجنوری کو پروفیسر محمد مزمل، سابق وائس چانسلر آگرہ و روہیلکھنڈ یونیورسٹی مہمانِ خصوصی تھے۔ آکسفورڈ کے فارغ ماہر معاشیات نے سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ ''اعلیٰ تعلیم میں مضمر مسرتیں: آرٹس اور سائنس'' کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ تعلیم صرف ترقی کا زینہ نہیں بلکہ از خود ترقی ہے اور جامعات اعلیٰ انسانی اقدار، انسانیت اور رواداری کو پروان چڑھانے والی چہار دیواری کا ہی نام ہوتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم لوگوں کی زندگیوں کو خوشگوار بنا کر بہتر سماج کی تعمیر میں اپنا حصہ ادا کرتی ہے اور اعلیٰ تعلیم ہی زندگی کو انبساط اور کشش سے بھرپور بناتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر مزمل کے خطبہ کو اردو یونیورسٹی کے اساتذہ و طلبا ہر ایک کے لیے ایک یادگار رہنمائی قرار دیا اور اس بات سے اتفاق کیا کہ آلودگی صرف ماحولیات کی نہیں بلکہ نفس، ذہنوں اور کردار کی بھی ہوتی ہے اور بہترین جامعہ کے رتبے کو پہنچنے کے لیے طلبا اور اساتذہ کو اس سمت سنجیدگی سے کوششیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے علم کو اللہ کا فضل قرار دیتے ہوئے کہا کہ علم میں جو جتنا افضل ہوگا وہ اتنا ہی عمدہ انسان ہوگا۔

پروفیسر خالد محمود کا یومِ اساتذہ لکچر

اسکول برائے تعلیم و تربیت کی جانب سے 5 رستمبر کو منعقدہ یوم اساتذہ کے موقع پر پروفیسر خالد محمود، سابق صدر شعبۂ اُردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے ''تعلیم، مقصد تعلیم، معلم اور معلم کی ذمہ داریاں'' کے زیر عنوان لکچر دیا۔ انہوں نے کہا کہ طالب علم پر استاد کی تربیت کا تلقین اور ہدایت کے مقابلے کہیں زیادہ اثر مرتب ہوتا ہے۔ طالب علم استاد کو نہ صرف سنتے ہیں بلکہ دیکھتے بھی ہیں۔ قول و فعل میں تضاد استاد کی شبیہ کو مجروح کر دیتا ہے۔ پیدائش سے موت تک تعلیم کا عمل جاری رہتا ہے۔ تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت محمدؐ نے جنگ بدر میں ان لوگوں کو آزاد کر دیا جنھوں نے مسلمانوں کو تعلیم دی۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ یہ ادارہ آزادی اور

آزادیِ فکر کے فروغ کے لیے وجود میں آیا ہے۔علم کی بدولت ہی تمام فرشتوں نے حضرت آدم کے سامنے سجدہ کیا۔جس استاد سے طلبہ کو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ زندگی بھراُن کا احترام کرتے ہیں۔ایک اچھا انسان اور مؤثر استاد بننے کے لیے کثرت مطالعہ لازمی ہے۔

بین الاقوامی کانفرنس ''فارسی زبان وادب میں دکن کا حصہ''

انجمن استادانِ فارسی ہند (اپٹا) کی چھتیسویں بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ''فارسی زبان و ادب میں دکن کا حصہ'' کا شعبۂ فارسی کے اشتراک سے لائبریری

پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، پروفیسر غلام علی حداد عادل کو سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے۔

آڈیٹوریم میں 5 تا 7 /فروری انعقاد عمل میں آیا۔اس میں ایران اور افغانستان کے مندوبین کے بشمول سارے ملک سے 100 سے زائد اسکالرس شریک ہوئے۔ممتاز اسکالر پروفیسر غلام علی حداد عادل، سابق اسپیکر، ایرانی پارلیمنٹ نے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فارسی اور اردو زبانوں نے ہندوستان میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں اہم رول ادا کیا ہے۔ان میں سے ایک زبان کا فروغ دوسری زبان کے لیے تقویت کا باعث ہے۔پروفیسر حداد نے اردو کو ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی ثقافتی وراثت کا منبع قرار دیا۔ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے کہا کہ ''ایران نے جس طرح فارسی کو علمی زبان بنایا ہے، ہمیں بھی اردو کو علمی زبان بنانا چاہیے۔

ممتاز فارسی اسکالر، محترمہ پروفیسر آزرمی دخت صفوی، صدر اپٹا نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے دکن کو مختلف تہذیبوں اور زبانوں کا گہوارہ قرار دیا۔پروفیسر مظفر علی شہ میری، وائس چانسلر، ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی، کرنول نے کہا کہ آندھرا پردیش کے رائل سیما علاقے کی خانقاہوں میں بڑے پیمانے پر فارسی ادب پر کتابیں موجود ہیں، ان پر تحقیق کی جانی چاہیے۔پروفیسر ماہر وزادے عادل زوجہ ڈاکٹر غلام علی حداد عادل اور حیدرآبادی تہذیب کی نمائندہ شخصیت محترمہ لکشمی دیوی راج، پروفیسر احسان اللہ شکر الٰہی، ڈائرکٹر، ریسرچ سنٹر، ایران کلچر ہاؤس، نئی دہلی، پدم بھوشن موسیٰ رضا آئی اے ایس نے بھی خطاب کیا۔حیدرآباد کی ممتاز فارسی اسکالر پروفیسر رفیق فاطمہ کو انجمن کی جانب سے ''سندِ استادِ ممتاز'' دی گئی۔اس موقع پر ایران کے پروفیسر نصیری کے تدوین کردہ ''تاریخ فرشتہ'' کی چار جلدوں، ڈاکٹر مہتاب جہاں، اسسٹنٹ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی کی تصنیف ''کاوش'' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔پروفیسر عراق رضا زیدی، جنرل سکریٹری اپٹا نے کارروائی چلائی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی، اُردو یونیورسٹی نے شکریہ ادا کیا۔7 /فروری کو کانفرنس کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

''ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور علوم وفنون کے فروغ میں مدارس کا حصہ'' قومی سمینار

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

شعبۂ فارسی اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے دو روزہ قومی سمینار بہ عنوان ''ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور علوم وفنون کے فروغ میں مدارس کے حصہ (فارسی، عربی اور اردو ادبیات کے تناظر میں)'' کا افتتاح 6 /مارچ کو ہوا۔پروفیسر حسن عباس، ڈائرکٹر رضا لائبریری، رامپور نے کہا کہ دینی مدارس زبان، ادب وثقافت کے امین ومحافظ ہیں۔مدارس کے باعث سارے ملک میں علوم کو فروغ ملا۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، شیخ الجامعہ، المعہد العالی، حیدرآباد نے کہا کہ اچھے انداز میں کسی بات کو پیش کرنا تعمیری ادب ہے۔مولانا رحیم الدین انصاری، صدرنشین، تلنگانہ اردو اکیڈیمی، ڈاکٹر سید نثار حسین، رکن تلنگانہ وقف بورڈ اور ڈاکٹر رضوانہ زرین، پرنسپل جامعۃ المومنات، حیدرآباد نے بھی خطاب کیا۔ڈاکٹر رضوان احمد، ڈائرکٹر سمینار نے شرکا کا خیر مقدم کیا۔پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی نے کارروائی چلائی۔ڈاکٹر جنید احمد، اسسٹنٹ پروفیسر فارسی نے شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر ڈاکٹر فضیل ندوی، گیسٹ فیکلٹی، عربی کی کتاب ''افکار وخواطر'' کی رسم اجرا بھی انجام دی گئی۔7 /مارچ کو اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

قومی سمپوزیم ''علم کی سماجیات: ابن خلدون کا نقطۂ نظر''

پروفیسر ایم اے کلام

شعبۂ سماجیات نے انڈین کونسل فار سوشیل سائنس ریسرچ، دہلی کے تعاون سے 14 اور 15 /مارچ کو قومی سمپوزیم و سمینار کا اہتمام کیا جس میں چودھویں صدی کے ممتاز مسلم اسکالر ابن خلدون کی علم سماجیات کے فروغ میں اولین خدمات کا احاطہ کیا گیا۔مقررین نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ابن خلدون کو علم سماجیات میں اس کا جائز مقام نہیں دیا گیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے ممتاز ماہر سماجیات پروفیسر ایم اے کلام، ڈین، ایڈمنسٹریشن اینڈ ریگولیٹری افیئرس، کریا یونیورسٹی، سری سٹی، آندھرا پردیش نے کہا کہ ابن خلدون کا فلسفہ انسان کی زندگی، اس کی پیدائش سے لے کر موت تک کا احاطہ کرتا ہے۔پروفیسر ونود جیرتھ، شعبۂ سماجیات، یونیورسٹی آف حیدرآباد نے کہا کہ ابن خلدون پر کام کرنے سے قبل اس کا پس منظر جاننا ضروری ہے۔اصل متن تک رسائی نہ

ہونے کے باعث ابن خلدون پر کوئی بڑا کام نہیں ہوا۔ پروفیسر پی ایچ محمد، صدر شعبۂ سماجیات نے سمینار کے موضوع کے بارے میں بتایا۔ ڈاکٹر شہید، اسسٹنٹ پروفیسر سماجیات نے کارروائی چلائی۔ شعبہ کے استاد، ڈاکٹر احتشام نے شکریہ ادا کیا۔

شعبۂ صحافت کی دوروزہ قومی کانفرنس اور الومنائی میٹ

شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام دوروزہ کانفرنس والمنائی میٹ کا 15/ فروری کو انعقاد عمل میں آیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر مانو نے صدارت کی۔ ڈین و صدر شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت پروفیسر احتشام احمد خان نے کانفرنس والمنائی میٹ کے انعقاد کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ کانفرنس کے مہمانِ خصوصی ونوجوان صحافی سنکیت اپادھیائے، مینجنگ ایڈیٹر، انڈیا ہیڈ ٹی وی نیوز تھے۔

جناب ضیاء السلام

سینئر صحافی واخبار دی ہندو کے اسوسی ایٹ ایڈیٹر جناب ضیاء السلام نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان مسلمانوں کی نہیں بلکہ ہندوستان کی زبان ہے اور آج بھی میڈیا میں اردو زبان سے واقف حضرات کی مانگ ہے۔ اس موقع پر ایم سی جے طلبہ کے لیب جرنل ''اظہار'' کا بھی اجرا عمل میں آیا۔ جناب ضیاء السلام نے اپنی نئی کتاب ''لینچ فائلس - دی فارگاٹن ساگا آف وکٹمس آف ہیٹ کرائم'' ڈاکٹر اسلم پرویز اور سنکیت اپادھیائے کو پیش کی۔ اس موقع پر جموں و کشمیر میں ہوئے سی آر پی ایف جوانوں کی ہلاکت پر بطور سوگ وخراج عقیدت دو منٹ خاموشی منائی گئی۔ پروفیسر محمد فریاد نے کارروائی چلائی۔ جناب عامر بدر، پروڈیوسر آئی ایم سی اور شعبہ جرنلزم کے سابق طالب علم نے شکریہ ادا کیا۔

سوشل میڈیا کے استعمال پر سہ روزہ ورکشاپ

پروفیسر احتشام احمد خان، جناب شمس طاہر خان کو یادگاری تحفہ دیتے ہوئے۔ تصویر میں جناب پنکج پچوری، جناب محمد اعظم شاہد، جناب ستیش جیکب، پروفیسر سنجئے دویویدی اور محترمہ سادھیکا تیواری

شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت نے سہ روزہ ورکشاپ ''مستقبل کی صحافت میں سوشل میڈیا ذرائع کا استعمال'' کا 5 تا 7/ مارچ 2019 انعقاد کیا۔ ممتاز صحافی جناب پنکج پچوری، بانی ایڈیٹر ان چیف، گو نیوز، نئی دہلی نے کہا کہ غیر ذمہ دارانہ صحافت کا جواب صرف ذمہ داری کے ساتھ ہی دیا جاسکتا ہے اور صحافیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی یاددہانی کروائی جانی چاہیے۔ سینئر براڈ کاسٹر صحافی جناب ستیش جیکب نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ حالیہ دنوں میں میڈیا کے معیار میں زبردست انحطاط آیا ہے۔ ورکشاپ کے کنویز ڈین ترسیل عامہ وصحافت پروفیسر احتشام احمد خان نے کہا کہ سوشل میڈیا کے ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد طلبائے صحافت کو آنے والے چیالنجس کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرنا ہے۔ افتتاحی پروگرام میں شہر حیدرآباد کے بزرگ اردو صحافی جناب سید وقار الدین، ایڈیٹر ان چیف روزنامہ رہنمائے دکن کو بطور خاص تہنیت پیش کی گئی۔ ابتدا میں جناب سید وقار الدین پر بھی مختصر ڈاکیومنٹری دکھائی گئی۔ پروفیسر محمد فریاد، شعبہ ایم سی جے نے نظامت کی۔ جناب طاہر قریشی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت نے شکریہ ادا کیا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد ایم سی جے کے سمینار ہال میں اولیائے طلبہ اور شعبہ کے اساتذہ کا اولین اجلاس منعقد کیا گیا۔

سہ روزہ ورکشاپ کا اختتامی اجلاس 7/ مارچ کو منعقد ہوا۔ ممتاز صحافی اور ٹیلی ویژن چینل آج تک کے اینکر جناب شمس طاہر خان مہمانِ خصوصی تھے۔ جناب محمد اعظم شاہد (روزنامہ سالار، بنگلور)، جناب عامر حق، ریزیڈنٹ ایڈیٹر ٹائمس ناؤ، لکھنؤ، جناب خالد شہباز اور محترمہ سادھیکا تیواری نے بھی خطاب کیا۔

قومی سمینار ''دکنی سیاست، سماج، معاشیات، ثقافت اور ادب میں بہمنی سلاطین کا حصہ''

پروفیسر محمد سلیمان صدیقی

ہارون خاں شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن نے قومی سمینار ''دکنی سیاست، سماج، معاشیات، ثقافت اور ادب میں بہمنی سلاطین کا حصہ'' 19 اور 20/ مارچ کو منعقد کیا۔ پروفیسر محمد سلیمان صدیقی، سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ رہی ہے۔ ان سلاطین نے پڑوسی ہندو راجاؤں سے اچھے رشتے استوار کیے اور مقامی عوامی روایات کو برقرار رکھا۔

ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے کہا کہ ہندوستان کی تہذیب وثقافت تکثیری سماج کے آئینہ دار ہیں۔ ڈاکٹر م ن سعید، سابق صدر نشین، کرناٹک اردو اکیڈیمی، بنگلورو، پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ عثمانیہ محکمہ آثارِ قدیمہ کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر ڈاکٹر عبدالقیوم نے بھی اظہار خیال کیا۔ راجکماری اندرا دیوی دھنراج گیر نے کہا کہ ہندوستان کی سرزمین نے ہر ملک کے لوگوں کو فراخ دلی سے اپنایا۔ یہاں کی مشترکہ تہذیب میں مختلف مذہب، زبانوں کا تنوع شامل رہا ہے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر مرکز نے خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع پر روشنی ڈالی اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز، جوائنٹ ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔

یومِ آزاد تقاریب

ماڈل اسکول میں رنگا رنگ ثقافتی پروگرام

مانو ماڈل اسکول، حیدرآباد میں یوم آزاد تقاریب کا افتتاح عمل میں آیا۔ جناب شاہنواز قاسم، آئی پی ایس، چیف ایگزیکیٹو آفیسر، وقف بورڈ، ریاست تلنگانہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ بچوں کی پرورش بالخصوص حصول تعلیم کے مختلف مراحل سے والدین کی دلچسپی، عمدہ اساتذہ کی رہبری اور اچھی صحبت طلبہ کی کامیابی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہدف کے حصول کے لیے مسلسل جدوجہد، محنت کے علاوہ ڈسپلن اور سچائی ضروری ہیں۔ بچوں میں سوال کرنے کی عادت کو ابھارنا ماں باپ کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ رکھیں۔ انہوں نے تعلیم سے روکنے کے عمل کو ''گناہِ جاریہ'' سے تعبیر کیا۔ دونوں مقررین نے ماڈل اسکول کے بچوں کے پیش کردہ ثقافتی پروگرامس کی زبردست ستائش کی۔ جناب انیس اعظمی نے بچوں کی جانب سے پیش کیے گئے ڈرامہ جس میں چھوٹے بچوں کے جنسی استحصال کو موضوع بنایا گیا تھا کی ستائش کی۔

اس موقع پر گذشتہ سال نمایاں کارکردگی پر پروفیسر محمد ممتاز علی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی ملیشیا کی جانب سے بارہویں جماعت کی فارغ طالبہ اسماء بیگم کو اسٹوڈنٹ آف دی ایئر ایوارڈ جو 10 ہزار روپئے کے نقد انعام پر مشتمل تھا دیا گیا۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ ابتداء میں ڈاکٹر کفیل احمد، پرنسپل ماڈل اسکول نے خیر مقدم کیا۔ محترمہ کے آسیہ انجم آرا نے شکریہ ادا کیا اور ڈاکٹر فتح اللہ بختیاری نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر طلبہ کے تیار کردہ وال میگزین، سائنس ماڈلس کی نمائش اور سائنس لیبس کا بھی افتتاح کیا۔

پروفیسر ظفر احمد صدیقی کا مولانا آزاد یادگاری خطبہ

مولانا آزاد یادگاری خطبہ ''مولانا ابوالکلام آزاد – نابغۂ روزگار شخصیت'' کا 8/ نومبر کو انعقاد عمل میں آیا۔ ممتاز اسکالر پروفیسر ظفر احمد صدیقی، شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک بڑا کارنامہ ملک کے روح فرسا حالات و واقعات کے درمیان مسلمانوں کو قرآن کے حوالے سے ملک میں قیام کا حوصلہ بخشنا ہے، ساتھ ہی انھوں نے کاسہ لیسی اور خوشامد پسندی کی روش ترک کرنے کی تلقین بھی کی۔ ان کی خودداری، دنیوی حرص و ہوس سے بے نیازی اور جبر و استبداد کے خلاف سینہ سپر ہو جانے کی روش مشعل راہ اور آبِ زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ مولانا آزاد نے جو سب سے بڑا پیام دیا وہ اتحاد کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ یہ ملک ہمارا ہے، لیکن بھول جاتے ہیں کہ اس ملک میں رہنے والے بھی ہمارے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ ''قرآن صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لیے راہنمائی کی کتاب ہے لیکن ہم نے اسے اپنایا ہی نہیں تو لوگ اس سے کیسے متاثر ہوں گے؟'' پروگرام کے ابتدا میں انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کی جانب سے یونیورسٹی پر تیار کردہ ڈاکیومنٹری کی نمائش کی گئی۔ جناب انیس اعظمی، صدر نشین یوم آزاد تقاریب نے کارروائی چلائی اور مہمان کا تعارف بھی پیش کیا۔

ثقافتی پروگرام 'اُمنگ' کا انعقاد

یومِ آزاد تقاریب کے سلسلے میں ''امنگ'' کے زیر عنوان ڈراموں اور دیگر ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ شعبۂ ماس کمیونکیشن اور جرنلزم کے اسسٹنٹ پروفیسر جناب معراج احمد نے رہنمائی کی۔ پروگرام کا آغاز سید علی غفران کی حمد سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کی اہلیہ زلیخا بیگم کی علالت اور وفات پر مولانا کے حبیب الرحمٰن خاں شروانی کو لکھے گئے خط کی ڈرامائی پیش کش ایم اے ایم سی جے کے طالب علم نوشاد نے کی۔ اس کے بعد ڈراما ''جادوگر'' پیش کیا گیا جس میں سیاست دانوں کی بدعنوانی،

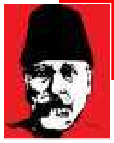

یومِ آزاد تقاریب

رشوت خوری اور مفاد پرستی پر چوٹ کی گئی تھی۔ شہباز نے جادوگر، ضیاء اللہ نے جمورا، وشنو پریہ نے ڈاکٹر اور عاقب نے نیتا کا کردار ادا کیا۔ مختصر ڈرامے ''اینٹی نیشنل'' میں پولیس اور میڈیا کی رشوت خوری اور بدعنوانی کو اجاگر کیا گیا تھا۔ اس میں ایم اے ایم سی جے کے طالب علم طلحہ عباسی نے پولیس انسپکٹر، نجیب نے حوالدار، نجمہ نے مس میڈیا، ماہین نے مس سوشل اور علیشاہ نے مس لوکل کا کردار ادا کیا۔ ''رنگ نگری'' کی پیش کش بھارتیندو کے مشہور طنزیہ ڈرامے ''اندھیر نگری چوپٹ راجا'' پر مبنی تھی۔ اس میں طلحہ عباسی نے راجا، ضیاء اللہ نے ہریا، صادق نے بھورا، امیر خسرو نے نیلامبر، نزاکت نے پیتامبر، فرید نے لالو، نجیب نے کالیا، عالیہ کوثر نے آگنتک اور ماجد نے آگنتک کا کردار موثر انداز میں ادا کیا۔ پروگرام کی آخری کڑی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں طلبہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مبنی ایک میوزکل پلے تھا جس میں یاسر، غلام جیلانی، مریم، ایاز، ایثار اور فہیم نے اداکاری کے جلوے دکھائے۔ ایم اے ایم سی جے کی طالبہ مشیرہ نے پروگرام کی نظامت کی اور آخر میں پروفیسر محمد فریاد نے اظہار تشکر کیا۔

قومی یومِ تعلیم پر ڈرامہ لال بستہ کی پیشکشی

یوم آزاد تقاریب (ایجوکیشن ڈے) کے تحت 11 ؍نومبر کی شام ڈرامہ ''لال بستہ'' کا اہتمام کیا گیا۔ جناب معراج احمد اس کے ڈائرکٹر تھے۔ پروگرام کا آغاز مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک خط کے اقتباس سے ہوا جسے ایم سی جے کے طالب علم محمد نوشاد نے پیش کیا۔ ڈرامے میں طلبہ فریدالدین، مشیرہ، طلحہ عباسی اور امیر خسرو نے حصہ لیا۔ اس میں آج کے دور کی مصروف زندگی کو پیش کیا گیا تھا جس میں نجی زندگی کے لیے وقت کی تنگی ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، مرکز برائے مطالعاتِ اردو ثقافت نے شکریہ ادا کیا۔ طلبہ ناز رضا اور محمد ظفر، محمد نقیب، ضیاء اللہ، محمد طارق نے پروڈکشن میں حصہ لیا۔

آزاد واک اور آزاد رن

آزاد واک کا 9 ؍نومبر شام 4 بجے اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے جھنڈی دکھا کر واک آغاز کیا اور اس میں حصہ لیا۔ واک کا مقصد طلبہ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے افکار کے علاوہ تعلیم کے تئیں شعور بیداری اور مولانا کی جدوجہد آزادی میں کی گئیں کاوشوں کو یاد کرنا تھا۔ 11 ؍نومبر کو 11 بجے دن آزاد رن کا اہتمام کیا گیا۔ یونیورسٹی کے این ایس ایس سیل نے آزاد رن و واک کے انتظامات کیے۔

ثقافتی پروگرام رنگ ترنگ

طلبہ کے رنگا رنگ ثقافتی پروگرام ''رنگ ترنگ'' کے انعقاد کے ساتھ یوم آزاد

تقاریب 2018 کا اختتام عمل میں آیا۔ 15 ؍نومبر کی شام یونیورسٹی کے اوپن ایئر آڈیٹوریم میں منعقدہ پروگرام کے آغاز سے قبل یونیورسٹی کی سول سروس اکیڈیمی کے اولین سیول سروس کامیاب طالب علم جناب شاہد ٹی کومت کو تہنیت پیش کی گئی۔ جناب انیس احسن اعظمی، صدرنشین یوم آزاد تقاریب کمیٹی نے یونیورسٹی کی جانب سے انہیں یادگار یہ دیا۔

رنگ ترنگ پروگرام کا آغاز پروفیسر ابوالکلام پراکٹر اور پروفیسر ساجد جمال، کنٹرولر امتحانات نے مشترکہ طور پر شمع روشن کرتے ہوئے کیا۔ پروگرام میں سب سے پہلے نزاکت اینڈ گروپ نے ڈونگری گیت پیش کیا، محفوظ الرحمٰن نے غزل، نجمل اور ساتھیوں، ہلال اور ساتھیوں اور نصرت ساتھیوں نے قوالیاں پیش کیں۔ رمیض نے مونو ایکٹ پیش کیا؛ فردوس رشید، اریب، پریہ، سمیتا، اور ٹیم محمد بلال خان، شیخ شاہین نے نغمے پیش کیے۔ کیرالا کی ٹیم نے ثقافتی رقص پیش کیا۔ جناب معراج احمد اس کے کو آرڈینیٹر تھے۔ ڈاکٹر مظفر حسین خان، اسسٹنٹ پروفیسر تعلیم و تربیت نے معاونت کی۔

رنگ ترنگ سے قبل مینجمنٹ کے طلبہ کا ''فوڈ ایکسپو'' منعقدہ ہوا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے اس کا افتتاح انجام دیا۔ پروفیسر محمد عبدالعظیم، صدر شعبۂ مینجمنٹ بھی اس موقع پر موجود تھے۔

دکنی مرکز کو راجکماری اندرا دیوی دھنراج گیر کا ایک لاکھ کا عطیہ

حیدرآبادی تہذیب کی نمائندہ شخصیت محترمہ راجکماری اندرا دیوی دھنراج گیر نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعاتِ دکن کو ایک لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ مرکز کی جانب سے دکنی زبان و تہذیب کے فروغ اور مہاراجہ سرکشن پرشاد کے دور میں حیدرآباد تشریف لائے مشہور شعراء کی خدمات پر ایک ششماہی رسالہ جاری کیا جائے۔ مجوزہ رسالہ تاریخِ دکن کے بشمول دکنی ادب کا احاطہ کرے گا۔ پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر مرکز اور پروفیسر شاہد نوخیز، جوائنٹ ڈائرکٹر نے اردو اور دکنی ادب سے محبت کے اس اظہار پر محترمہ اندرا دیوی دھنراج گیر کا شکریہ ادا کیا۔

یوم آزادی تقریب

یونیورسٹی میں 15/ اگست کو یوم آزادی منایا گیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے کہا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ غلامی کی نوعیت تبدیل ہو رہی ہے۔ پہلے ملک غلام ہوا کرتے تھے، جنہیں افرادی قوت اور ہتھیاروں سے غلام بنایا جاتا تھا۔ پھر علم والوں نے لاعلم افراد کو غلام بنایا، اب لوگ ذہنی غلام ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہر کوئی اپنی خود پسندی کا غلام ہے۔ لوگوں کو اپنی خواہشات سے اوپر اٹھ کر دوسروں کی ضرورتوں کا خیال کرنا چاہیے۔ ہمیں کسی کی مدد کرتے وقت یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ وہ کس مذہب یا مسلک کا ہے۔ تبھی ہم اس ذہنی غلامی سے آزاد ہو پائیں گے۔ ابتدا میں جواہر لال نہرو کی 15/ اگست 1947 کو کی گئی تقریر کی ویڈیو کے علاوہ ہندوستانی شہیدوں کے خطوط کی صدا بندی بھی پیش کی گئی۔ اسے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت (سی یو سی ایس) نے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے تعاون سے تیار کیا تھا۔ جناب انیس اعظمی، مشیر اعلیٰ، سی یو سی ایس نے کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر مظفر حسین خان، اسسٹنٹ پروفیسر تعلیم و تربیت اور ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، اسسٹنٹ پروفیسر ہندی کی نگرانی میں طلبہ نے حب الوطنی پر مبنی نغمے پیش کیے۔

وائس چانسلر کا یوم جمہوریہ پیام

یوم جمہوریہ کے موقع پر 26/ جنوری کو ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور ان کے رفقا کا تیار کردہ ہندوستان کا دستور آفاقی نوعیت کا حامل ہے۔ اس کے موثر نفاذ کے ذریعہ ملک کو ترقی کی بلندیوں پر پہنچایا جاسکتا ہے۔ ملک کے آئین میں ابتدا میں صرف بنیادی حقوق کا ذکر تھا۔ 1976 میں اس میں بنیادی ذمہ داریوں کا اضافہ کیا گیا۔ ہمارے آئین میں موجود ذمہ داریاں وہی ہیں جو انسانی ذمہ داریاں ہے، خواتین کا احترام، انسانیت کا احترام، سائنسی طرز فکر کا اختیار کرنا وغیرہ۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال CTET کے مسابقتی امتحان میں مانو طلبہ نے بڑے پیمانے پر کامیابی حاصل کی جو دیگر اداروں کے قومی اوسط سے 10 گنا زیادہ ہے۔

ابتداء میں مرکز برائے مطالعاتِ اردو ثقافت کے زیر اہتمام طلبہ ماہم قمر، غزل پروین، بی نوشابہ خاتون، جی وشنو پریہ، سید ابوغفران، محمد جاوید اقبال، اجیت سہگل، محمد حاذق، اریب اختر نے حب الوطنی پر گیت پیش کیے۔

”حیدرآباد ڈائیلاگ“ خصوصی لیکچر سیریز کا آغاز

شعبۂ سیاسیات اور البیرونی مرکز برائے سماجی اخراجیت و اشتمالی پالیسی کے زیر اہتمام 13/ مارچ کو ”حیدرآباد ڈائیلاگ“ خصوصی لیکچر سیریز کا افتتاحی خطبہ بہ عنوان ”اشتمالیت و اخراجیت، بطور شخصی خصائل“ پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے کہا کہ اخراجیت اور امتیازی رویّے انسانوں کے وضع کردہ ہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کی تربیت انصاف، سچائی اور مساوات کی تعلیمات کی بنیاد پر کرنی چاہیے تاکہ ایک اشتمالی سماج (Inclusive Soceity) کی تشکیل ہو۔ ڈاکٹر اسلم پرویز، نے اپنے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن میں قرآن کی متعدد آیات کا حوالہ دیا جن میں اشتمالیت کا درس دیا گیا ہے۔ ابتدا میں ڈاکٹر افروز عالم، صدر شعبۂ سیاسیات نے خیر مقدم کیا اور ’حیدرآباد ڈائیلاگ‘ کا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر پیکیم ٹی سیمول، ڈائرکٹر ہنری مارٹن انسٹیٹیوٹ کے بشمول اساتذہ، ریسرچ اسکالرس اور طلبہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

پروفیسر اثمر بیگ

☆ ”حیدرآباد ڈائیلاگ سیریز“ کے تحت دوسرا لکچر بعنوان ”عالمیانے پر تیسری دنیا کی تنقیدیں“ 2/ اپریل کو منعقد ہوا۔ پروفیسر مرزا اثمر بیگ، شعبۂ سیاسیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے لکچر دیتے ہوئے کہا کہ عالمیانے کا عمل دراصل نو آبادیاتی اور استعماری نظام کی بدنامی کے بعد دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کا ایک نیا ہتھکنڈہ ہے۔

دینی مدارس کے اساتذہ کے لیے اورینٹیشن پروگرام

ڈاکٹر شیخ عقیل احمد

مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذۂ اردو ذریعۂ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی)، مانو اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے اشتراک سے مدارس کے اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر، این سی پی یو ایل نے تربیتی پروگرام کا 10 / جنوری کو افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ تدریس ایک فن ہے اور کامیاب معلم بننے کے لیے باصلاحیت ہونے کے ساتھ تدریس کے فن سے واقفیت ناگزیر ہے۔ مدارس کو دینی تعلیم کے ساتھ سائنس وٹکنالوجی سے استفادہ کرنا چاہیے تاکہ قوم کی ترقی کی راہ ہموار ہو۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، شیخ الجامعہ نے کہا کہ عدل، اعتدال اور احسان پر مشتمل معاشرے کی تشکیل کے لئے موثر تعلیم ناگزیر ہے۔ پروفیسر ایچ خدیجہ بیگم، ڈائرکٹر (انچارج)، سی پی ڈی یو ایم ٹی، مانو نے خیر مقدم کیا اور تربیتی پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی جناب مصباح الانظر، اسسٹنٹ پروفیسر نے چلائی اور ہدیۂ تشکر ڈاکٹر محمد اکبر نے پیش کیا۔ حیدر آباد و اطراف کے متعدد مدارس کے 30 اساتذہ نے اس تربیتی پروگرام سے استفادہ کیا۔

ڈین بہبودیِ طلبہ کا جلسہ تقسیمِ انعامات

ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر کی جانب سے 18 / جنوری کو سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ پروفیسر محمد محمود صدیقی، ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر نے طلبا سے درخواست کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے زندگی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کریں۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار بھی اس موقعے پر موجود تھے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے سمسٹر ٹاپرس کو سرٹیفکیٹ اور میڈل پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد خالد مبشر الظفر، ڈپٹی ڈین نے پروگرام کی نظامت کی جبکہ ڈاکٹر رفیع محمد اور ڈاکٹر بونتو کوٹیا نے انعام یافتگان کے ناموں کا اعلان کیا اور ڈاکٹر محمد اکبر نے اظہار تشکر کیا۔

خواتین کے متعلق قوانین پر مقابلے۔ انعامات کی تقسیم

قومی کمیشن برائے خواتین، نئی دہلی کی ہدایت پر شعبۂ مطالعاتِ نسواں کی جانب سے منعقدہ خواتین سے متعلق قوانین کے تحریری مقابلے کے انعام یافتگان

کی تہنیتی تقریب 6 / فروری 2019ء کو منعقد ہوئی۔ پوسٹ گریجویشن کے جملہ 86 طلبہ نے حصہ لیا، 7 کو نقد انعامات دیے گئے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے پہلا انعام محمد عمر 2000 روپے، دوسرا انعام محمد واجد 1500 روپے، تیسرا انعام 5 طلبہ رمیز، شبینہ بانو، اقبال، شبانہ معظم، محمد شکیل کو عطا کیا۔ مہمانِ خصوصی ممتاز ایڈوکیٹ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو عمومی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے جو غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔ خواتین کے متعلق قوانین کے نفاذ کے کام میں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ محترمہ شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمات نسواں نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔ پی ایچ ڈی اسکالر ویمن ایجوکیشن صائمہ اطہر نے کارروائی چلائی۔

جشنِ شعبہ انتظامیہ ''عروج 2019''

طلبہ فوڈ کورٹ کے دوران

شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز کے زیر اہتمام سہ روزہ ثقافتی و تعلیمی پروگرام ''عروج 2019'' کا 14 / فروری کو اختتام عمل میں آیا۔ جشن کے دوران مختلف موضوعات کے تحت پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو ابھارنے والی مسابقتی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر عبدالعظیم، صدر شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز کے بموجب اس جشن کا دو سال سے انعقاد کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے 12 / فروری کو اس جشن کا افتتاح کیا۔ بیسٹ ایڈورٹائزر، فینانس (فرضی اسٹاک مارکٹ)، انسانی وسائل (رول پلے)، جنرل مینجمنٹ، آنٹر اپرینیورشپ (انوویٹر، بزنس پلان پریزنٹیشن)، جنرل مینجمنٹ (بزنس کوئز)، پوسٹر سازی، نصابی سرگرمیاں (ٹیلنٹ ہنٹ ڈرامہ، مباحثہ)، فوڈ کورٹ کی پیشکشی اور مختلف کھیل اس جشن کا حصہ تھے۔ شعبہ کے اساتذہ ڈاکٹر ریشماں نکہت، جناب سید علوی کے اور ڈاکٹر محمد راشد فاروقی اس جشن کے ثقافتی کوآرڈنیٹرس تھے۔ فوڈ فیسٹ میں طلبہ، اساتذہ اور اسٹاف کا ہجوم دیکھا گیا۔

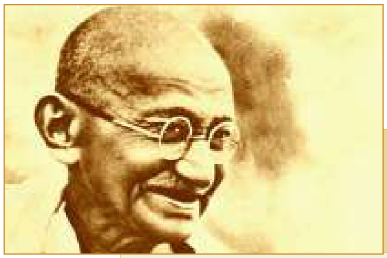

مہاتما گاندھی کے ڈیڑھ سو سالہ یوم پیدائش پر تقاریب

بابائے قوم مہاتما گاندھی کے یوم پیدائش کے ڈیڑھ سو برس پورے ہونے کے موقع پر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی ایما پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے گاندھی جی کی شخصیت اور کارناموں سے متعلق پورے سال مختلف النوع علمی و ثقافتی پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر فیروز عالم، کنوینر تقاریب کمیٹی کے بموجب اس کی پہلی کڑی کے طور پر اردو، ہندی اور انگریزی میں مضمون نویسی کا مقابلہ بعنوان ''جدوجہد آزادی میں ستیہ گرہ کا کردار'' 12/ مارچ کو منعقد کیا گیا جس میں 120 طلبا و طالبات نے شرکت کی۔

☆ مہاتما گاندھی کے ڈیڑھ صد سالہ یوم پیدائش تقاریب کے سلسلے میں ان کی شخصیت اور کارناموں سے متعلق ایک کوئز مقابلہ نظامت فاصلاتی تعلیم ساعت گاہ میں 13/ مارچ کو منعقد کیا گیا جس میں 42 ٹیموں نے حصہ لیا۔ ہر ٹیم میں 3 طلبا تھے۔ 8 راؤنڈ تک چلنے والے اس مقابلے میں ڈی۔ایل۔ایڈ چوتھے سمسٹر کے طلبا محمد ساجد عالم، محمد نور عالم اور محمد نظام الدین کو انعام اول حاصل ہوا۔ ایم۔ایڈ چوتھے سمسٹر کے طلبا شبانہ معظم، سرفراز احمد اور مرزا فیصل انور کو انعام دوم حاصل ہوا۔ بی۔ایڈ چوتھے سمسٹر کے محمد شفیق عالم، افضل حسین اور وسیم احمد کو انعام سوم حاصل ہوا۔

عالمی یومِ سوشل ورک کے موقع پر ''این جی او میٹ و نمائش''

شعبہ سوشل ورک نے 19/ مارچ کو ''این جی او میٹ و نمائش'' کے ساتھ عالمی یوم سوشل ورک کا اہتمام کیا۔ متعدد غیر سرکاری اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ شعبے سے جملہ 20 این جی اوز وابستہ ہیں جہاں طلبہ فیلڈ ورک کے لیے جاتے ہیں۔ صدر شعبہ، پروفیسر محمد شاہد رضا نے اس پروگرام اور یوم سوشل ورک کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ فیلڈ ورک کو آرڈینیٹر محمد اسرار عالم نے شرکا کا استقبال کیا۔ اس موقع پر پروفیسر پی ایچ محمد، ڈین اسکول برائے فنون و سماجی علوم کے ہاتھوں نمائش کا افتتاح عمل میں آیا۔ شام 4 بجے ''انسانی تعلقات کی اہمیت کا فروغ'' کے زیر عنوان عالمی یوم سوشل ورک تقریب منعقد ہوئی۔

صنفی بیداری میلہ

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز صنفی میلہ میں صنف اساس کے کھیل کا مشاہدہ کرتے ہوئے

شعبۂ سوشل ورک اور شاہین ویمنس ریسورس اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، حیدرآباد کے زیر اہتمام صنفی بیداری سے متعلق ایک روزہ یوتھ میلہ کا 29/ مارچ کو اہتمام کیا گیا۔ اس میلے میں مختلف نوعیت کے صنفی مسائل اور صنف اساس کے کھیلوں، قانون کے اسٹالس قائم کیے گئے تھے۔ افتتاح ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے کیا۔ محترمہ جمیلہ نشاط، ڈائرکٹر شاہین آرگنائزیشن نے مختلف نوعیت کی سرگرمیوں کا تعارف کرایا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبہ نے کہا کہ سماج میں مساوات اور انصاف کو یقینی بنانا پیشہ ور سوشل ورکرس کو ایک چیلنج کی طرح لینا ہے۔ پروفیسر محمد شاہد، شعبۂ سوشل ورک نے کہا کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری سوچ اور فکر میں جو صنفی امتیاز سرایت کر گیا ہے اسے شراکتی ذرائع اور تکنیکوں بشمول کھیلوں اور دیگر مواد کی مدد سے ختم کیا جائے۔

آئی ایم سی کی خبریں

میڈیا سنٹر کی 3 فلمیں نیشنل سائنس فلم فیسٹول کے لیے منتخب

انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ)، مانو کی تین فلموں کو وگیان پرسار، محکمہ سائنس و ٹکنالوجی، حکومت ہند نے نویں قومی سائنس فلم فیسٹول 2019 کے لیے منتخب کیا۔ یہ فیسٹول 27 تا 31 جنوری 2019 موہالی، چندی گڑھ میں منعقد ہوا۔ ڈائرکٹر آئی ایم سی جناب رضوان احمد کے مطابق اس نیشنل فیسٹول کا مقصد سائنس کو مقبول عام بنانا تھا۔ میڈیا سنٹر کی تین فلمیں ''بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام'' (ہدایت کار: عبیداللہ ریحان)، پروفیسر یو آر راؤ (ہدایت کار: محمد مجاہد علی) اور اسٹیفن ہاکنگ (ہدایت کار: عمر اعظمی) فیسٹول کے انٹرفیس زمرہ میں منتخب ہوئی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس زمرہ میں منتخب 15 فلموں میں سے 3 کا تعلق مانو کے میڈیا سنٹر سے تھا، جبکہ دیگر قومی اداروں کی بمشکل ایک فلم اس فہرست میں شامل ہے۔ جناب رضوان احمد نے اس انتخاب کو اردو یونیورسٹی بالخصوص، میڈیا سنٹر کے لیے ایک منفرد اعزاز قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ تینوں فلموں کا تعلق میڈیا سنٹر کی ''مانو نالج سیریز'' سے ہے، جو گذشتہ سال آڈیو ویژول وسیلہ سے نارسا افراد تک علم کی طاقت پہنچانے کے غرض سے شروع کی گئی۔ تینوں فلمیں اردو میں تیار کی گئی ہیں۔

ایف ٹی آئی آئی پونے کا مانو میں فلم جائزہ کورس

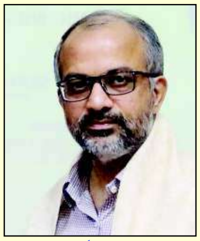

جناب بھوپیندر کینتھولا

یونیورسٹی میں 20/فروری کو 5 روزہ فلم جائزہ (فلم ایپریسی ایشن) کورس کا انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) اور فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹیٹیوٹ آف انڈیا (ایف ٹی آئی آئی)، پونے کے اشتراک سے آغاز ہوا۔ اس مختصر مدتی کورس کا ایف ٹی آئی آئی کے بینر تلے SKIFT (ہندوستان میں فلم اور ٹیلی ویژن کی مہارت) کے تحت مختلف شہروں میں اہتمام کیا جارہا ہے۔ اردو یونیورسٹی کے اس کورس میں حیدرآباد اور باہر سے 84 طلبہ شریک ہوئے۔ جو فلموں کی مقبولیت کا باعث بنتے ہیں۔ جناب بھوپیندر کینتھولا، آئی آئی ایس، ڈائرکٹر، فلم انسٹیٹیوٹ نے پروگرام کے مقاصد بیان کیے۔ کورس ڈائرکٹر جناب پنکج سکسینہ نے کورس سے متعلق معلومات فراہم کیں۔ جناب رضوان احمد، ڈائرکٹر آئی ایم سی نے خیر مقدم کیا۔ جناب عمر اعظمی، پروڈیوسر آئی ایم سی نے اظہار تشکر کیا۔ فلم جائزہ کورس کا 24/فروری شام اختتام عمل میں آیا۔ باہو بلی، مگدھیرا اور ایگا جیسی سوپر ہٹ فلموں میں سینماٹوگرافی کر چکے اور ایف ٹی آئی آئی کے سابق طالب علم جناب کے کے سنتھل کمار نے شرکت کی۔

انڈین پینوراما فلم فیسٹول

جناب ونود کاپری

انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی)، مانو اور ڈائرکٹوریٹ آف فلم فیسٹیولس (ڈی ایف ایف) کے اشتراک سے ''انڈین پینوراما فلم فیسٹول'' کا 25/ فروری تا یکم/مارچ اہتمام کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے کی جبکہ انعام یافتہ فلم ڈائرکٹر جناب ونود کاپری مہمانِ خصوصی تھے۔ فلم ''پیہو'' کی نمائش کے ذریعہ فیسٹیول کا آغاز ہوا۔ پروفیسر ابوالکلام، پراکٹر نے بھی خطاب کیا۔ 5 روزہ فلم فیسٹیول کا یکم/مارچ کو فلم ''راضی'' کی نمائش کے ساتھ اختتام عمل میں آیا۔ فیسٹیول میں کافن میکر، لسن امایا اور نیوٹن جیسی فلمیں بھی دکھائی گئیں۔ ڈاکٹر میر حشمت علی، پروڈکشن اسسٹنٹ، آئی ایم سی نے افتتاحی اجلاس کی کارروائی چلائی۔

ممتاز فلم ساز شیویندر سنگھ ڈونگرپور کا لکچر

انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے زیر اہتمام 21/ مارچ کو دوسرے مانو نالج سیریز انرچمنٹ لکچر بہ عنوان ''ہندوستانی فلمی ورثہ: متمول، متنوع اور مخدوش'' کا اہتمام کیا گیا۔ قومی ایوارڈ یافتہ فلم ساز جناب شیویندر سنگھ ڈونگرپور، قدیم فلموں کے محافظ و بانی فلم ہیریٹیج فاؤنڈیشن نے اپنے لکچر میں کہا کہ فلمیں دراصل فنون ہی کی توسیع ہیں لیکن بدقسمتی سے ہندوستان میں فلم سے مراد محض تفریحی سنیما لیا جاتا ہے۔ جبکہ نیوز ریل، ڈاکیومنٹریز اور مختصر فلمیں وغیرہ بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں۔ جناب ڈونگرپور شہرہ آفاق فلم ساز گلزار کے معاون رہ چکے ہیں۔ ''لیکن'' اور ''لباس'' جیسی فلموں ٹیلی ویژن سیریل ''غالب'' کی تیاری میں اسسٹنٹ تھے۔ انہوں نے کہا کہ فلمیں دراصل ماضی کی تاریخ اور ثقافت کا مشترکہ ورثہ ہیں۔

این ایس ایس کی خبریں

سوچھتا ہی سیوا کے تحت تحریری مقابلہ

وزارت فروغ انسانی وسائل، حکومت ہند کی ایما پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں 15/ستمبر سے 2/اکتوبر 2018 تک ''سوچھتا ہی سیوا'' کے زیر عنوان عوامی بیداری پروگرام چلایا گیا۔ اس سلسلے کی اہم کڑی کے طور پر 28/ستمبر کو ''صحت مند معاشرے کے لیے صفائی کی اہمیت'' کے زیر عنوان طلبہ کے لیے لائبریری آڈیٹوریم میں تحریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ طلبا و طالبات کی ایک بڑی تعداد نے ''کوڑا محلّہ'' کے عنوان سے ایک نکڑ ناٹک بھی پیش کیا۔ صفائی کے تئیں عوام میں شعور بیداری کے لیے طلبہ نے ریلی بھی نکالی۔ صفائی مہم کے دوران طلبہ کے لیے اسکیچ' پوسٹر میکنگ اور صفائی کے اعتبار سے ہاسٹل کا بہترین کمرہ کے مقابلے بھی منعقد کیے گئے۔ یونیورسٹی کیمپس کے مختلف رہائشی علاقوں اور دفاتر میں بھی صفائی مہم چلائی گئی۔

''راک واک''

راک سوسائٹی نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں چٹانوں کے تحفظ کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے 17/مارچ کو ''راک واک'' (چٹانوں کے درمیان چہل قدمی) کا اہتمام کیا۔ اس کا مقصد کیمپس میں موجود چٹانوں کا مشاہدہ اور ان کے تحفظ سے متعلق شعور بیدار کرنا تھا۔ چٹانوں کا تحفظ سوسائٹی کا سالِ نو کا عہد ہے۔ محترمہ فرو کے قادر، سکریٹری سوسائٹی کے ہمراہ قدرتی مناظر کے شیدائیوں نے مانو کیمپس میں اس چہل قدمی میں حصہ لیا۔ پروفیسر محمد فریاد، پروگرام کوآرڈینیٹر این ایس ایس سیل اور این ایس ایس والینٹرس کی ٹیم نے اس پروگرام کو کامیاب اور یادگار بنانے میں مہمانوں کا ساتھ دیا۔ ڈاکٹر ای ستیہ پرکاش، اسوسیئٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف حیدرآباد، جناب جی آر بی پردیپ، جوائنٹ سکریٹری، راک سوسائٹی، جناب روی ستلم، رکن سوسائٹی کے علاوہ اساتذہ، طلبہ کی بڑی تعداد شریک تھی۔

یومِ تحفظِ آب کا انعقاد

22/مارچ کو یومِ تحفظ آب منایا گیا۔اس موقع پر پانی کے تحفظ کے موضوع پر پوسٹر وغیرہ کی بھی نمائش کی گئی۔این ایس ایس والنٹیرس، طلبا و اسٹاف نے پانی کے تحفظ کا عہد بھی کیا۔

اسوسی ایشن کی خبریں

ٹیچرس اسوسی ایشن کے انتخابات

یکم/نومبر کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ٹیچرس اسوسی ایشن کے 10ویں انتخابات میں

منتخبہ عہدیداران کی تقریب حلف برداری لائبریری آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ الیکشن کمیٹی کے نگران اعلیٰ ڈاکٹر ایچ علیم باشاہ نے نو منتخبہ مانو ٹیچرس اسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے نظامت فاصلاتی تعلیم کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر ملک ریحان احمد، محمد مصطفیٰ علی سروری، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ ترسیل عامہ و صحافت کو نائب صدر، ڈاکٹر بونتو کوٹیا، اسسٹنٹ پروفیسر کمپیوٹر سائنس کو جنرل سکریٹری، ڈاکٹر ناگیشور راؤ، اسسٹنٹ پروفیسر، البیرونی مرکز کو جوائنٹ سکریٹری آرگنائزنگ اور کمپیوٹر سائنس ڈپارٹمنٹ کے احمد طلحہ صدیقی کو بطور خازن مانوٹا کا حلف دلایا۔

مانو ایمپلائز ویلفیر اسوسی ایشن کے نئے اراکین

مانو ایمپلائز ویلفیر اسوسیئشن (میوا) کے انتخابات 28/نومبر اکتوبر کو انعقاد عمل میں آیا۔

ریٹرننگ آفیسر پروفیسر سید نجم الحسن کے مطابق جناب شیخ محی الدین (آئی ٹی آئی) صدر منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ جناب محمد امتیاز، نائب صدر؛ جناب تمیم الدین خواجہ، جنرل سکریٹری؛ جناب ایم اے نواز، جوائنٹ سکریٹری، جناب محمد سلیم، سکریٹری؛ جناب یوسف رضوی، آرگنائزنگ سکریٹری اور جناب رزاق شریف، خازن کے عہدے پر منتخب ہوئے۔ ان کے علاوہ محمد فخر عالم، محمد مجیب خان اور ایم اے قیوم بابا کا اراکین کے طور پر انتخاب عمل میں آیا۔ انتخابات کے انعقاد میں اراکین الیکشن کمیٹی ڈاکٹر علیم باشا، ڈاکٹر خواجہ معین الدین، جناب جمیل احمد، ڈاکٹر ایس عبدالطحہٰ نے تعاون کیا۔

مانو طلبہ یونین کے انتخابات

ایم سی اے کے طالب علم محمد فیضان کو 6/ستمبر کو منعقدہ انتخابات میں مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی طلبہ یونین کے 7ویں صدر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ جملہ تعداد 1,837 میں سے 1,359 طلبہ نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا جن کا فیصد 74 تھا۔ محمد فیضان کے علاوہ مستفیض شارق، متعلم ایم ٹیک (کمپیوٹر سائنس)، نائب صدر؛ محمد سعود، متعلم ایم بی اے، معتمد؛ مبشر الاسلام، متعلم بی ایڈ، شریک معتمد اور رضیہ پروین، متعلم بی ایڈ، خازن منتخب ہوئے۔

طلبہ یونین کے مختلف عہدوں کے لیے یونیورسٹی ہیڈ کوارٹر، حیدرآباد اور ملک کے مختلف حصوں میں واقع یونیورسٹی کے مراکز میں رائے دہی ہوئی۔ ہیڈ کوارٹر کے علاوہ بنگلورو، لکھنؤ، بھوپال، سری نگر، دربھنگہ، اورنگ آباد، آسنسول، سنبھل، نوح اور بیدر میں واقع یونیورسٹی مراکز کے طلبہ نے اپنے جمہوری حق کا استعمال کیا۔

10/ستمبر کو طلبہ یونین 19-2018 کی حلف برداری تقریب منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر عہدیداروں کو حلف دلایا۔

پی ایچ ڈی یافتگان

عبدالقادر صدیقی: شعبۂ ترسیل عامہ و صحافت کے اسکالر عبدالقادر صدیقی میں اردو ذریعہ تعلیم سے ملک بھر میں پہلی پی ایچ ڈی کی ہے۔ ان کے تحقیقی مقالہ کا موضوع ۔''بالی ووڈ ہندی سنیما میں مسلم زنانہ کردار کی تخلیق نو: ایک تنقیدی مطالعہ'' تھا۔ انہوں نے یہ تحقیقی مقالہ ڈاکٹر محمد فریاد (اسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ ترسیل عامہ و صحافت) کی زیر نگرانی مکمل کیا۔

سید یوسف صدیق: شعبۂ ترجمہ کے ریسرچ اسکالر سید یوسف صدیق کو ٹرانسلیشن اسٹڈیز میں ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کا مستحق قرار دیا گیا۔ انھوں نے صدر شعبہ ترجمہ پروفیسر محمد ظفر الدین کی نگرانی میں بہ عنوان 'قرآن مجید کے اردو تراجم کے مقدموں میں ترجمہ سے متعلق مباحث کا جائزہ' مقالہ لکھا تھا۔

ابوبکر ابراہیم: ریسرچ اسکالر ابوبکر ابراہیم کو مطالعاتِ ترجمہ میں ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کا مستحق قرار دیا گیا۔ ان کے مقالہ کا عنوان 'برصغیر میں کتب احادیث کے اردو تراجم: ایک جائزہ' تھا۔ انہوں نے یہ تحقیقی کام ڈاکٹر فہیم الدین احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ ترجمہ کی نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد عتیق الرحمٰن: محمد عتیق الرحمٰن کو مطالعات ترجمہ میں ڈاکٹریٹ آف فلاسفی کی ڈگری عطا کی گئی۔ موصوف نے پروفیسر محمد ظفر الدین کی نگرانی میں ''اردو میں ہندو مذہب سے متعلق شعری و نثری تراجم'' کے زیر عنوان مقالہ تحریر کیا۔

ہاشمی سید وہاج الدین: شعبۂ مطالعاتِ ترجمہ کے اسکالر ہاشمی سید وہاج الدین ولد ہاشمی سید قمر الدین کو ان کے مقالہ بعنوان ''اردو میں ترجمۂ قرآن کی تاریخ'' کی بنیاد پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا۔ انہوں نے اپنا مقالہ ڈاکٹر فہیم الدین احمد، اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں تحریر کیا۔ ان کا وائیوا 8/ اپریل 2019 کو منعقد ہوا تھا۔

شیخ وجاہت علی: شعبۂ مینجمنٹ کے اسکالر شیخ وجاہت علی کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ''دیہی صارفین کا رویہ: ریاست تلنگانہ کے چنندہ اضلاع میں منظم خوردہ فروشی کا ایک جائزہ'' کے زیر عنوان اپنا مقالہ پروفیسر سنیم فاطمہ، پروفیسر شعبۂ مینجمنٹ اور پروفیسر شکیل احمد، پروفیسر شعبۂ کامرس کی مشترکہ نگرانی میں مکمل کیا۔

محمد مشتاق خان: شعبۂ مینجمنٹ کے اسکالر محمد مشتاق خان کو ان کے مقالے بعنوان ''سیالیت۔ اہلیت نفع تجزیہ اور دیوالیہ کی پیش قیاسی۔ منتخب مواصلاتی کمپنیوں کا مطالعہ'' کی بنیاد پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا۔ انہوں نے اپنا مقالہ ڈاکٹر سید خواجہ صفی الدین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ مینجمنٹ اسٹڈیز، مانو اور پروفیسر ایس سرینواس مورتی، ڈین اکیڈیمکس، انسٹیٹیوٹ آف پبلک انٹر پرائز، حیدرآباد کی نگرانی میں تحریر کیا۔

عبدالباسط نائک: شعبۂ تعلیماتِ نسواں کے ریسرچ اسکالر عبدالباسط نائک کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا مستحق قرار دیا ہے۔ انہوں نے پروفیسر شاہدہ، صدر شعبۂ تعلیماتِ نسواں و ڈین اسکول برائے فنون و سماجی علوم کی نگرانی میں ''کشمیر کی بیوہ خواتین۔ انسانی حقوق کے تناظر میں ایک مطالعہ'' کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ قلم بند کیا۔

محمد نثار الدین: شعبۂ تعلیماتِ نسواں کے اسکالر محمد نثار الدین کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے پروفیسر شاہدہ کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''ہندی سنیما (85-1975) میں خواتین کی نمائندگی: ایک نسائی تنقید'' تحریر کیا تھا۔

راسیہ نعیم ہاشمی: شعبۂ مطالعاتِ نسواں کی اسکالر راسیہ نعیم ہاشمی بنت سید وحید الحسن ہاشمی کو ان کے مقالہ بعنوان ''صحافت میں خواتین اور گلاس سیلنگ (اندیکھی رکاوٹ)۔ انگریزی، تلگو اور اردو صحافت کا تقابلی مطالعہ'' کی بنیاد پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا۔ انہوں نے اپنا مقالہ پروفیسر شاہدہ، صدر شعبہ کی نگرانی میں تحریر کیا۔

عبدالقدیر: شعبۂ تعلیم و تربیت کے ریسرچ اسکالر عبدالقدیر کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا مستحق قرار دیا ہے۔ انہوں نے پروفیسر فاطمہ بیگم، ڈین اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ کی نگرانی میں ''ریاست آندھرا پردیش میں لڑکیوں کے تعلیمی موقف پر کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم کا اثر۔ ایک مطالعہ'' کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ تحریر کیا تھا۔

لیاقت علی: شعبۂ تعلیم و تربیت کے ریسرچ اسکالر، ایس لیاقت علی کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''نویں جماعت کے طلبہ کا سائنسی رویہ اور سائنسی تحصیل: ایک مطالعہ''، پروفیسر ایچ خدیجہ بیگم، صدر شعبۂ تعلیم و تربیت کی نگرانی میں تحریر کیا تھا۔

محمد محافظ حسین: شعبۂ تعلیم و تربیت کے ریسرچ اسکالر، محمد محافظ حسین کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''بہار میں مسلم لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے قانون حق تعلیم 2009ء کا نفاذ''، پروفیسر ایچ خدیجہ بیگم، صدر شعبہ تعلیم و تربیت کی نگرانی میں تحریر کیا تھا۔

محمد فیاض: شعبۂ تعلیم و تربیت کے ریسرچ اسکالر، محمد فیاض کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''بی ایڈ طلبہ کے تعلیمی اور سماجی - معاشی پس منظر کے حوالے سے جدید کاری کے بارے میں نظریات۔ ایک مطالعہ''، پروفیسر ایچ خدیجہ بیگم، صدر شعبہ تعلیم و تربیت کی نگرانی میں تحریر کیا تھا۔

دانش ندیم: شعبۂ تعلیم و تربیت کے اسکالر دانش ندیم ولد جناب ادیب عالم کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے پروفیسر ایچ خدیجہ بیگم، شعبۂ تعلیم و تربیت کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''ریاضی میں تعمیراتی طریقۂ تدریس کا ثانوی سطح کے طلبہ کی مابعد وقوفی مہارت پر اثر۔ ایک مطالعہ'' تحریر کیا تھا۔

آصف لئیق: شعبۂ عربی کے اسکالر آصف لئیق کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر جاوید ندیم ندوی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''عربی زبان میں اسلامی ادب کی ترویج میں مولانا ابوالحسن علی ندوی کا کردار: ایک تجزیاتی مطالعہ'' تحریر کیا تھا۔

شگفتہ جمال انصاری: شعبۂ اردو کی اسکالر شگفتہ جمال انصاری دختر جناب رحمت اللہ انصاری کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر شمس الہدیٰ، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو کی نگرانی میں اپنا مقالہ ''اردو کے مرد و خاتون ناول نگاروں کے ناولوں میں تصورِ عورت: ایک تقابلی مطالعہ 1980 تا 2010'' تحریر کیا تھا۔

اقبال احمد انجینئر: البیرونی مرکز برائے مطالعہ سماجی اخراجیت و شمولیتی پالیسی کے ریسرچ اسکالر اقبال احمد (انجینئر) کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کا مستحق قرار دیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر ایس عبداللہ، اسسٹنٹ پروفیسر کی نگرانی میں ''ہندوستانی سماج پر اسلام کے اثرات۔ آمد سے تقسیم ہند تک'' کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ تحریر کیا۔

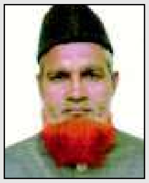

اظہار احمد: شعبۂ فارسی کے اسکالر اظہار احمد کو ان کے مقالہ بعنوان ''شاہ ولی اللہ کے خاندان کا فارسی زبان و ادب کے فروغ میں حصہ'' کی بنیاد پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا۔ انہوں نے اپنا مقالہ پروفیسر عزیز بانو، شعبۂ فارسی کی نگرانی میں تحریر کیا۔

شوکت علی خان زئی: پالی ٹیکنک بنگلور کے گیسٹ فیکلٹی شوکت علی خان زئی کو جین یونیورسٹی، بنگلور کے فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کی جانب سے سول انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا۔ انہوں نے اپنا مقالہ "Behavior of High Performance Fiber Reinforced Concrete using Carbon Nano Tubes"، ڈاکٹر پی ایچ ناگراج اور ڈاکٹر ششی شنکر کی نگرانی میں مکمل کیا تھا۔

★ ''اُردو تدریس: جدید طریقے اور تقاضے'' کو تین انعامات

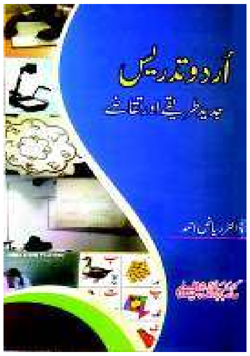

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی سے وابستہ ڈاکٹر ریاض احمد کی کتاب ''اردو تدریس: جدید طریقے اور تقاضے'' کو 3 ریاستی اردو اکادمیوں نے بہترین کتاب کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ اردو تدریس کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور اسے مزید پُرکشش بنانے کے موضوع پر تحریر کردہ اور مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی سے شائع شدہ اس کتاب کو بہار اردو اکادمی، اتر پردیش اردو اکادمی اور دلی اردو اکادمی نے یکے بعد دیگرے انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔ موصوف یونیورسٹی میں گذشتہ چودہ برسوں سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں اور فی الوقت مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سنبھل میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ ڈاکٹر ریاض احمد کی 5 دیگر کتابیں ''فاصلاتی نظامِ تعلیم اور اردو، ہندوستانی پس منظر میں''، ''تدریسِ اردو''، ''تعلیم و تدریس کے روشن پہلو''، ''سارک ممالک میں فاصلاتی تعلیم'' اور ''خواجہ غلام السیدین'' بھی شائع ہو چکی ہیں۔ جنھیں علمی و ادبی حلقوں میں خاصی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

★ فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں میں تقرر

شعبۂ فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں فیس بک اور جین پیا کٹ میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی کے بموجب ان کمپنیوں نے طلبہ افتخار علی جعفری، خالد حسین میر، سید ظہیر، افتخار احمد، ابوحذیفہ، عبداللہ خالق، خان طلحہ، محمد عمار اعظم اور عاقب کو 5 تا 6 لاکھ روپے سالانہ مشاہرہ پر تقرر کیا ہے۔

طلبہ کا زائد از 5 لاکھ سالانہ تنخواہوں پر امیزان میں تقرر

یونیورسٹی کے تربیت وتعیناتی سیل کے زیر اہتمام 28-27 / مارچ 2019 کو پلیسمنٹ ڈرائیو کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، انچارج تربیت وتعیناتی سیل کے بموجب اس میں ای کامرس کی بین قومی کمپنی امیزان نے عربی اور دیگر شعبوں کے سال آخر اور کامیاب 14 طلبہ کا تقرر کیا۔ ان طلبہ کو 5.16 لاکھ سالانہ مشاہرہ اور دیگر فوائد کے ساتھ ''ٹرانزاکشن رسک انوسٹگیشن ٹیم'' میں حیدرآباد اور بنگلور میں تعینات کیا جائے گا۔

جشنِ بہاراں 2019

یونیورسٹی کی طلبا یونین کے سالانہ پروگرام جشنِ بہاراں کا 22 فروری تا 17 / مارچ کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس میں مختلف ادبی، ثقافتی اور کھیل کود سے متعلق مقابلے منعقد کیے گئے، جن میں طلبا وطالبات نے نہایت جوش وخروش سے حصہ لیا۔ جشنِ بہاراں 2019 کے انعقاد کے لیے یونیورسٹی کی جانب سے ایک مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے صدر پروفیسر ابوالکلام، پراکٹر، کنوینر ڈاکٹر رضوان الحق انصاری اور دیگر ممبران میں پروفیسر صدیقی محمد محمود، ڈاکٹر یوسف خان، پروفیسر احتشام احمد خان، ڈاکٹر شیخ شاہین الطاف، جناب محمد مجاہد علی، ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، ڈاکٹر ثمینہ کوثر، ڈاکٹر شبانہ قیصر، ڈاکٹر کرن سنگھ اتول، ڈاکٹر فیروز عالم، جناب معراج احمد شامل تھے۔ اسٹوڈنٹس یونین کے صدر محمد فیضان، نائب صدر مستفیض الرحمٰن، سکریٹری محمد سعود، جوائنٹ سکریٹری مبشرالاسلام اور خازن رضیہ بیگم نے دیگر رضا کار طلباء کے ساتھ مل کر جشنِ بہاراں کو کامیاب بنانے میں نہایت اہم رول ادا کیا۔ 22/فروری کو والی بال میچ کے ساتھ جشنِ بہاراں کا آغاز ہوا۔ جناب غوث محی الدین، ایڈیشنل ڈی سی پی، سائبر کرائم نے جشنِ بہاراں کے افتتاح کا اعلان کیا۔

اسپورٹس کمیٹی کے کنوینر جناب محمد مجاہد علی کی نگرانی میں کرکٹ' فٹ بال' والی بال' ٹینس' ٹیبل ٹینس' کبڈی' کھوکھو' چیس اور کیرم وغیرہ مقابلے منعقد ہوئے۔ اس کمیٹی کے دیگر ممبران میں ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب، ڈاکٹر وقار النسا، ڈاکٹر افروز عالم، ڈاکٹر مظفر حسین، جناب محمد حبیب اللہ شامل تھے۔ ان کے علاوہ طلباء رضا کاروں کا ان مقابلوں کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے میں انتھک محنت وتعاون شامل رہا۔

ادبی اور ثقافتی پروگراموں کے تحت' بیت بازی' مضمون نویسی' کوئز' پینٹنگ' انتا کشری کے مقابلے منعقد کیے گئے۔ اس کمیٹی کی کنوینر ڈاکٹر بی بی رضا خاتون تھیں جبکہ ڈاکٹر آمنہ تحسین' ڈاکٹر شبانہ قیصر' ڈاکٹر اطہر حسین' جناب امتیاز عالم' ڈاکٹر افروز عالم' جناب مصباح الانظر، ڈاکٹر فیصل ندوی ممبران تھے۔

8/مارچ 2019 کی شام جشنِ بہاراں کے دوران ایک موسیقافتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا، جس میں معروف غزل گلوکار ڈاکٹر ہری اوم، آئی اے ایس، سکریٹری گورنمنٹ آف اتر پردیش نے فیضؔ کا کلام کو اپنی مخملی آواز میں پیش کیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا کلام بھی سنایا اور آخر میں منا ڈے اور محمد رفیع کے کچھ یادگار نغمے بھی پیش کیے۔ 9/مارچ کو اسٹوڈنٹس یونین میٹ کا انعقاد ہوا جس میں سلمان امتیاز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی' این سائی بالاجی، جواہر لال نہرو یونیورسٹی' اقدس سمیع، جامعہ ملیہ اسلامیہ، وشال کمار، سنٹرل یونیورسٹی آف حیدرآباد وغیرہ طلبا یونین کے نمائندگان نے شرکت کی اور طلبا کی سیاست میں مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے سیاسی نظریات پر اظہار خیال کیا۔

10/مارچ کی شام کو کلچرل پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس رنگا رنگ کلچرل پروگرام میں یونیورسٹی کے طلبا وطالبات نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اس کلچرل پروگرام میں غزل' قوالی' نغمے' رقص اور ڈرامے پیش کیے گئے۔ یہ تمام پروگرام جناب انیس اعظمی کی رہنمائی میں منعقد ہوئے۔ اسی شام یونین کی جانب سے فوڈ فیسٹیول کا اہتمام بھی کیا گیا، جس میں طلبا اور اسٹاف ممبرس ہندوستان کے مختلف علاقوں کے مخصوص پکوانوں سے لطف اندوز ہوئے۔

11/مارچ کی شام ایک شاندار قومی مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت معروف شاعر جناب تابش مہدی اور نظامت ڈاکٹر عمیر منظر نے کی۔ اس میں جناب شکیل اعظمی، جناب الطاف ضیاء' جناب سردار سلیم' محترمہ تسنیم جوہر، ڈاکٹر نشتر امروہوی، ڈاکٹر زاہد الحق، جناب تبریز ہاشمی، جناب اسدا عظمی، ڈاکٹر عمیر منظر اور یونیورسٹی کے اساتذہ کرام میں پروفیسر فاروق بخشی، ڈاکٹر محمود کاظمی، ڈاکٹر سمیع صدیقی اور طلباء میں شبلی آزاد اور دانش اقبال وغیرہ نے اپنا کلام سنایا۔

15/مارچ کو تقسیم انعامات کی تقریب میں شیخ الجامعہ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت کی اور طلبہ وطالبات کو انعامات سے نوازا۔ جشن بہاراں مشاورتی کمیٹی کے صدر پروفیسر ابوالکلام، ڈین بہبودی طلبہ پروفیسر صدیقی محمد محمود کمیٹی کے علاوہ دیگر ممبران اور اساتذہ نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ اس موقعے پر JRF، NET، GATE، SET اور TET کے علاوہ دیگر مسابقتی امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا وطالبات کو یادگاریے پیش کیے گئے۔

17/مارچ کو گرلز ہاسٹل، مانو میں ''شامِ صوفیانہ کلام، تہذیب نسواں کے نام'' منعقد کی گئی۔ اس پروگرام میں صوفی گلوکارہ محترمہ معراج صوفی نے اپنی سحر انگیز آواز وانداز سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ محترمہ لکشمی دیوی دھن راج گیر نے بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ ابتدا میں ڈاکٹر آمنہ تحسین نے یونیورسٹی کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر ثمینہ تابش کے شکریے کے ساتھ جشن بہاراں 2019 نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

شعبہ جات و مراکز کی سرگرمیاں

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، جناب گلزار کو یادگاری تحفہ پیش کرتے ہوئے۔ تصویر میں پروفیسر نسیم الدین فریس، پروفیسر شہاب عنایت ملک، پروفیسر فاروق بخشی اور ڈاکٹر تقی عابدی

شعبۂ اردو

قومی سمینار ''احساس کا سفیر: گلزار''

شعبۂ اردو کے زیر اہتمام ایک روزہ قومی سمینار ''احساس کا سفیر: گلزار'' کا 22/ نومبر کو انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر ممتاز شاعر، نغمہ نگار و فلم ساز جناب گلزار نے کہا کہ اردو سے عشق ہے تو اردو زبان کو زندہ رکھیے اور اسے نظر انداز نہ کریں۔ گلزار نے جو اردو بالخصوص مرزا غالب سے اپنے عشق کے لیے شہرت رکھتے ہیں مشورہ دیا کہ اردو کے مروجہ الفاظ ضرور استعمال کریں ورنہ اردو مٹ جائے گی۔ بالی ووڈ فلموں میں استعمال کی جانے والی 90 فیصد زبان اردو ہی ہے۔ بطور خاص ہندی والے اردو زبان کا بڑا شوق رکھتے ہیں۔ مگر وہ اس کا صحیح تلفظ نہیں جانتے اس لیے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی رہنمائی کریں۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی مشہور نظمیں، ''کتابیں''، ''یہ کیسا عشق ہے اردو زباں کا''، ''ٹیبل لیمپ'' اور ''بلّی ماران'' مخصوص انداز میں پیش کیں۔ گلزار نے جو خود کو غالب کا ''تیسرا خادم'' مانتے ہیں، نظم ''گلی قاسم جان'' کے ذریعہ اپنے پیر و مرشد کو زبردست خراج ادا کیا۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے صدارتی تقریر میں کہا کہ اردو یونیورسٹی سے گلزار کا رشتہ پرانا ہے۔ گلزار کو یونیورسٹی نے 2012ء میں اعزازی ڈاکٹریٹ عطا کی تھی۔ گلزار نے 2014 میں اردو یونیورسٹی کا مقبول عام ترانہ تحریر کیا۔ وہ یونیورسٹی کی ایگزیکیٹو کونسل کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ جب تک یونیورسٹی رہے گی، اس ترانے کے ذریعے گلزار سے رشتہ برقرار رہے گا۔ ڈاکٹر تقی عابدی نے کلیدی خطبہ میں گلزار کو اکیسویں صدی میں اردو کا عظیم شاعر قرار دیا۔ انہوں نے ''تروینی'' کو ایک نئی صنف ادب قرار دیا اور بتایا کہ اس میں صرف تین مصرعوں پر مشتمل نظم کہی جاتی ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب ''گلزار کی تخلیق تروینی، تشریح و تجزیہ'' کا اجرا بھی ہوا۔ مہمانِ اعزازی پروفیسر شہاب عنایت ملک، صدر شعبۂ اردو، جموں یونیورسٹی نے بھی اظہار خیال کیا۔ پروفیسر فاروق بخشی نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول آف لینگویجس نے خیر مقدم کیا اور مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔

رضیہ سجاد ظہیر صد سالہ تقاریب

رضیہ سجاد ظہیر صد سالہ تقریبات کے موقع پر 25/ اکتوبر 2018 کو ایک روزہ قومی سمینار کا انعقاد بعنوان ''رضیہ سجاد ظہیر: فکر و فن'' زیر اہتمام شعبۂ اُردو بہ اشتراک راجستھان اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ عمل میں آیا۔ اس موقعے پر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے کہا کہ رضیہ سجاد ظہیر اُردو فکشن کی ایک معتبر آواز ہیں اور اپنے ادب کی تنقید اور اپنے عظیم ادیبوں اور شاعروں کو یاد کرنا ایک قومی فریضہ ہے۔ مہمانِ خصوصی محترمہ نسیمہ تراب الحسن نے کہا کہ آج کے ادبی منظر نامے پر جبکہ رضیہ سجاد ظہیر کا عکس دُھندھلا پڑ رہا ہے، ان کی ادبی کاوشوں کو یاد کرنے اور انھیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے یہ ایک بہترین اقدام ہے۔ مہمانِ اعزازی پروفیسر بیگ احساس نے کہا کہ اس سمینار کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ جہاں ایک طرف رضیہ سجاد ظہیر کا تعلق حیدر آباد سے تھا وہیں ان کا بہت گہرا رشتہ راجستھان سے بھی تھا۔ اپنے کلیدی خطبہ میں معروف ترقی پسند نقاد پروفیسر علی احمد فاطمی نے رضیہ سجاد ظہیر کے ادبی کارناموں پر مفصل گفتگو کی اور ان کی تحریروں میں موجود حقیقی رومانویت اور ان کی ادبی کاوشوں کا جائزہ پیش کیا۔ سمینار کے ڈائرکٹر پروفیسر فاروق بخشی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ نقادوں کی چشم پوشی کی وجہ سے ایک عظیم ادیبہ تاریخ کے اوراق میں گم ہوتی جارہی ہے۔ ڈاکٹر شمس الہدیٰ، اسسٹنٹ پروفیسر نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ سمینار میں دو اجلاس ہوئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت پدم شری مجتبیٰ حسین نے کی۔

شعبۂ عربی کی سرگرمیاں

شعبہ، اعلیٰ تعلیم کے حصول اور عربی زبان سیکھنے کے لیے ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے طلبہ کی دلچسپی کا اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ شعبہ عربی کی علمی و ادبی سرگرمیوں کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے۔

پروفیسر محمد اسلم اصلاحی کا لیکچر: اگست میں شعبے میں جے. این. یو. کے شعبۂ عربی سے وابستہ معروف اسکالر پروفیسر محمد اسلم اصلاحی نے عصر حاضر میں عربی زبان کی اہمیت اور بڑھتی مقبولیت سے متعلق لیکچر پیش کیا۔

پروفیسر محمد شاہد کا لیکچر: ستمبر میں پروفیسر محمد شاہد شعبہ سوشل ورک نے ''سوشل ورک ایک پیشہ وارانہ عمل'' کے زیر عنوان لیکچر پیش کیا جس میں انہوں نے معاشرے کے تئیں طلبہ کی ذمہ داریوں اور سماجی خدمت کی اہمیت پر روشنی ڈالی، اور یہ بھی بتایا کہ سماجی خدمت صحیح معنی میں کیا ہے، اور روزگار میں اس کے کیا وسائل ہیں؟ اور یہ کہ انسان کی خدمت کے ساتھ ساتھ ذات کی خدمت بھی ہوسکتی ہے، اگر اس کو بھی بطور پیشہ اپنایا جائے۔

لیکچر ''لائبریری سے استفادے کے طریقے'': ستمبر میں ہی شعبے میں ایک اور لیکچر کا انعقاد ہوا جس میں ڈاکٹر اختر پرویز، لائبریرین، مانو نے طلبہ کو لائبریری سے استفادے کے طریقوں سے روشناس کیا۔ انھوں نے نہایت دلچسپ انداز میں طلبہ کو لائبریری کی اہمیت، جدید تکنیکوں اور ان سے استفادے کے طریقے بتائے۔

لیکچر ''عربی زبان وادب ذمہ داری اور خسارہ کے درمیان'': اکتوبر میں جامعہ اسلامیہ کیرالا کے وائس چانسلر پروفیسر بہاء الدین نے عربی زبان کے حوالے سے لیکچر پیش کیا۔

صدر شعبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی نے ہند-سعودی کوآرڈینیشن فورم کے زیر اہتمام بین الاقوامی کانفرنس میں شعبے اور یونیورسٹی کی نمائندگی کی۔

شعبہ اسلامک اسٹڈیز

طلبہ کی سرگرمیاں: 19-2018 تعلیمی سال کے آغاز پر 2/اگست کو شعبہ میں نیا داخلہ لینے والے طلبا وطالبات کے لئے تعارفی پروگرام کا انعقاد ہوا۔ ''سوشل میڈیا کے فوائد اور نقصانات'' کے موضوع پر ایک مباحثہ، نئے طلبہ کے لئے ''استقبالیہ پروگرام''، ''اسلام اور خواتین، اور اسلام اور ماحولیات'' کے موضوع پر پاور پوائنٹ اور تقاریر، ''کوئز مقابلہ''، ''تعلیم کیوں اور کیسے؟'' کے زیر عنوان ڈاکیومنٹری کا مشاہدہ جیسے پروگرام منعقد ہوئے۔ 4 اپریل کو بیت بازی کا اہتمام کیا گیا۔

توسیعی خطابات: 20 ستمبر کو پروفیسر صدیقی محمد محمود، شعبہ تعلیم وتربیت نے ''شخصیت کا ارتقا'' کے موضوع پر عالمانہ خطبہ پیش کیا۔ 11 جنوری کو ''عصر حاضر میں علم کلام کے مباحث'' کے موضوع پر پروفیسر حمید اللہ مرازی، صدر شعبہ مذہبی مطالعات، سنٹرل یونیورسٹی، کشمیر نے خصوصی خطبہ پیش کیا۔ 7 فروری کو ''عرب قومیت: ایک تعارف'' کے موضوع پر پروفیسر اقتدار محمد خان، سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی کا خصوصی خطاب ہوا۔ 21 فروری کو ڈاکٹر شکیل احمد نے ''ریسرچ پروجیکٹ: طریقہ اور افادیت'' کے موضوع پر ایک لکچر دیا۔ 7/مارچ کو پروفیسر شاہدہ، صدر شعبہ تعلیم نسواں نے ''ہندوستان میں نسائی تحریکات'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ 21 مارچ کو پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبہ سوشل ورک نے ''سوشل ورک: ایک تعارف'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

دیواری پرچہ ''اسلامی مطالعات'': یکم جنوری کو ''اسلامی مطالعات'' کے آٹھویں شمارہ کی رسم اجراء جناب انیس احسن اعظمی، مشیر اعلیٰ، CUCS کے ذریعہ عمل میں آئی۔ 24/اپریل کو شعبہ کے دوروزہ قومی سمینار کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر کے ہاتھوں ''اسلامی مطالعات'' کے نویں شمارے کا اجرا ہوا۔

سمینار اور کانفرنس: 15 و 16 نومبر کو دوسری سوشل سائنس کانگریس کے موقع ''Islamic Studies: Emerging Trends and Opportunities'' کے موضوع پر شعبہ کی جانب سے کانفرنس کی ایک نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ 24، 25 اپریل 2019 کو شعبہ اسلامک اسٹڈیز کے زیر اہتمام اور ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ، حیدرآباد کے اشتراک سے دوروزہ قومی سمینار ''اسلامک اسٹڈیز: تصور، صورت حال اور مستقبل'' کے عنوان سے منعقد ہوا جس میں ملک کی معروف جامعات اور اداروں میں سے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی، کشمیر یونیورسٹی، کشمیر، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، عالیہ یونیورسٹی، کلکتہ اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے علاوہ ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ، حیدرآباد سے تشریف لانے والے 32 شرکاء سمینار ومقالہ نگاران نے افتتاحی واختتامی پروگراموں میں شرکت کے ساتھ 5 علمی نشستوں میں اہم مقالات پیش کیے۔

قومی سمینار کے موقع پر دیواری پرچہ ''اسلامی مطالعات'' کا اجرا

شعبۂ حیوانیات

شعبۂ حیوانیات نے 20 ستمبر کو عالمی یوم الزائمر کے موقعے پر عوام میں الزائمر سے متعلق شعور کی بیداری کے لیے قومی سمینار کا انعقاد کیا۔ اس موقعے پر ڈاکٹر سبھاش کول (صدر شعبۂ نیورولوجی، نظام انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، حیدرآباد) نے ''**ڈیمینشیاٗ کے مسائل: خطرے میں کون؟**'' کے موضوع پر ایک معلوماتی لکچر دیا۔ سینٹ اینس، سینٹ پوائس، شادان اور حسینی عالم گورنمنٹ کالج کے طلبہ اور اساتذہ نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ سینٹ اینس کے طلبہ نے ''**الزائمر بیماری کے مریض اور ان میں توارث**'' کے زیر عنوان زبانی پیشکش کی جس پر انہیں انعام اول حاصل ہوا۔ ڈین، اسکول آف سائنسز پروفیسر سید نجم الحسن اور صدر شعبۂ حیوانیات ڈاکٹر پروین جہاں نے انعامات دیے۔

شعبہ کے اساتذہ نے طلبہ کے ساتھ 30 ستمبر، 2018 کو تعلیمی سفر کے تحت نیشنل انسٹیٹیوٹ آف رورل ڈیولپمنٹ، راجندر نگر، حیدرآباد کا دورہ کیا جہاں بی ایس سی لائف سائنسز کے طلبہ کو پوسٹ ہارویسٹنگ ٹکنالوجی، فیشریز، اور ورمی کامپوسٹ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ نیز شعبے کے اساتذہ نے بی۔ایس۔سی (سال اول) کے طلبا وطالبات کے ہمراہ 16 فروری 2019 کو نہرو زولوجیکل پارک، حیدرآباد کا بھی دورہ کیا جہاں انہیں حیاتیاتی تنوع اور جانوروں کی درجہ بندی کے بارے میں جانکاری دی گئی۔

مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت

خطاطی ورکشاپ کی افتتاحی تقریب میں جناب انیس اعظمی، ڈاکٹر فیروز عالم اور جناب عبدالغفار

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں اُردو ثقافت کے فروغ اور تحفظ کے لیے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت برسرِ کار ہے۔ گذشتہ اور حالیہ سمسٹر میں مرکز کی سرگرمیوں کی تفصیل ذیل میں پیش کی جارہی ہے ۔

- 6 تا 10 ستمبر 2018 Creative writing workshop کا انعقاد کیا گیا جس میں پرتھم بکس دہلی کی سینئر ایڈیٹر محترمہ منیشا چودھری، ممتاز تھیئٹر اداکارہ اور داستان گو محترم پونم گردھانی اور پرتھم بکس دہلی سے وابستہ کہانی نویس ڈاکٹر فیاض احمد نے بطورِ ماہرین شرکت کی۔

- مرکز کی جانب سے دو تھیئٹر ورکشاپ 24/ستمبر تا 4/اکتوبر 2018 اور 18 فروری تا 9/مارچ 2019 منعقد کیے گئے۔ جن میں جناب انیس احسن اعظمی، مشیرِ اعلیٰ، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت اور جناب معراج احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ صحافت و ترسیلِ عامہ نے یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کو تھیئٹر کے اسرار و رموز سے واقف کرایا۔

- پانچ خطاطی ورکشاپ ممتاز خطاط جناب عبدالغفار کی نگرانی میں منعقد کیے گئے جن سے 200 سے زائد طلبہ و طالبات مستفید ہوئے۔

- یومِ آزادی تقاریب و یومِ جمہوریہ تقاریب

- یومِ آزاد تقاریب 5 تا 15 نومبر 2018 (ادبی و ثقافتی پروگرام): مولانا آزاد یادگاری خطبہ، کوئز، مضمون نویسی، بیت بازی، خون کا عطیہ کیمپ، آزاد واک، اُمنگ اور رنگ ترنگ وغیرہ پروگراموں کی پیشکش۔

- پانچ روزہ تخلیقی ورکشاپ (پینٹنگ اور ڈرائنگ) قومی بال بھون دہلی کے آرٹسٹ جناب انیرالاسلام کی نگرانی میں 19 تا 23 نومبر 2018 منعقد کیا گیا۔

- مہاتما گاندھی کے ڈیڑھ سویں یومِ ولادت تقاریب کے ضمن میں مضمون نویسی اور کوئز مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ آئی ایم سی کے اشتراک سے اوپن ایئر آڈیٹوریم میں رچرڈ اٹنبرو کی ہدایت میں بنی فلم گاندھی کی نمائش کی گئی۔

مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم

مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم نے حالیہ مہینوں میں حیدرآباد کے مختلف مدرسوں کے اساتذہ کے لیے تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا اور امریکی قونصل خانہ کی جانب سے مدارس کے انگریزی اساتذہ کے تربیتی پروگرام کی میزبانی بھی کی۔ اکتوبر 2018ء اور جنوری 2019ء میں مانو ماڈل اسکولس کے اساتذہ کے تربیتی پروگرامس بھی منعقد کیے۔

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

فروری 2018ء میں اپنی پہلی اشاعت ''توضیحی فرہنگ (حیوانیات وحشریات)'' کے بعد سے ہی ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز (ڈی ٹی پی) کتب کی تیاری و طباعت کے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مسلسل مصروفِ عمل ہے۔ شعبۂ تعلیم و تربیت اور نظامت فاصلاتی تعلیم کے علمی تعاون سے بی ایڈ کی 34 کتب کی اشاعت کی تکمیل کے بعد حالیہ عرصہ میں ڈی ٹی پی نے مانو کی جانب سے چلائے جانے والے کورسز کے نصابوں پر مبنی مختلف کتابیں شائع کی ہیں۔ ان کے علاوہ متنوع شعبہ جات سے متعلق مختلف علمی کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ نصابی کتب اسلامک اسٹڈیز (پرچہ اول) مدیر ڈاکٹر عبدالمجید قدیر خواجہ، صحافت کے بنیادی اصول، مدیر جناب شمس عمران، تاریخ ادب اردو مدیر ڈاکٹر ارشاد احمد اور عربی نصوص و قواعد-1 مدیر پروفیسر سید علیم اشرف شامل ہیں۔ جو تمام اپریل 2019 میں شائع ہوئیں۔

علمی کتب میں توضیحی فرہنگ (غذا اور تغذیہ)، مصنف ڈاکٹر عابد معز، ڈیجیٹل الکٹرانکس اینڈ کمپیوٹر آرکیٹکچر، مصنف جناب محبوب الحق؛ موجودہ ہندوستان میں اقلیت: سماجی تشدد اور اخراجیت، مصنفین ڈاکٹر شیخ عبدالطحٰہ اور ڈاکٹر محسنہ انجم انصاری اور پیشہ ورانہ سوشل ورک مصنفین محمد شاہد اور ابو اسامہ بھی شائع کی گئیں۔

مزید برآں ڈی ٹی پی نے مارچ 2019 میں اپنے ششماہی تحقیقی اور ریفریڈ جرنل، ''ادب و ثقافت'' (ISSN: 2455-0248) کا آٹھواں شمارہ بھی شائع کیا ہے۔ اب تک ڈائرکٹوریٹ 45 کتابیں شائع کر چکا ہے جبکہ کئی دیگر کتابیں بھی تیاری کے مرحلے میں ہیں جو آئندہ شائع ہوں گی۔ یونی ورسٹی نے یونیورسٹی کے باب الداخلہ کے قریب ایک سیل کاؤنٹر بھی قائم کیا ہے جہاں اس کی تمام کتابیں فروخت کے لیے دستیاب ہیں۔

ڈین الومنائی

''تعلیمی اداروں کے فارغین اپنی درسگاہوں کے آئینہ دار''

مانو الومنائی میٹ کا ''جشنِ بہاراں'' کے دوران 10/مارچ 2019ء، بروز اتوار دوپہر 1:30 بجے DDE کے آڈیٹوریم میں انعقاد عمل میں آیا۔ جناب انیس اُحسن اعظمی، مشیرِ اعلیٰ مرکز برائے مطالعات اردو ثقافت نے صدارتی خطاب میں کہا کہ تعلیمی اداروں کے فارغین اپنے اداروں کے لیے ''رول ماڈل'' ہوتے ہیں۔ بطور مہمان اعزازی ڈاکٹر یوسف خان، پرنسپل پالی ٹیکنک و جوائنٹ پروکٹر نے شرکت کی، اور اپنے خطاب میں کہا

پروفیسر شکیل احمد الومنائی میٹ کے موقع پر پودہ لگایا۔ پروفیسر ابوالکلام، جناب انیس اعظمی ودیگر

کہ الومنائی میٹ یونیورسٹی کے لیے اور طلبہ و طالبات کے لیے سودمند ثابت ہوگی۔ اس تقریب میں بحیثیت مہمانان خصوصی ڈاکٹر عبدالقدوس (نائب پرنسپل)، ڈاکٹر مزمل احمد بابا (اسسٹنٹ پروفیسر۔IPE)، ڈاکٹر علیم اللہ خان (ڈائرکٹر، سوشیو ریفارمس سوسائٹی)، ڈاکٹر افروز عالم (اسسٹنٹ پروفیسر، مانو)، جناب اختر رضاء (TGT، مانو ماڈل اسکول) اور جناب رحمت اللہ، (سافٹ ویئر ڈیولپر، CIT، مانو) شامل رہے۔ شعبۂ تعلیم و تربیت سے فارغ ڈاکٹر افروز عالم نے بھی تاثرات کا اظہار کیا۔

الومنائی اسوسی ایشن آف مانو۔ بہار چیاپٹر نے 7/اپریل/2019ء کو سیٹلائیٹ کیمپس دربھنگہ میں ''الومنائی میٹ مانو۔2019'' پروگرام منعقد کیا۔ اس پروگرام میں سابق کمانڈر جناب لیاقت علیؔ انڈین نیوی، نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی اور پروفیسر افتخار احمدؔ سابق صدر شعبۂ ایم سی جے (جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے بطور مہمان اعزازی شرکت کی۔ ہندوستان اور بیرون ممالک کے مختلف سیکٹر میں کام کرنے والے تقریباً80 مانو الومنائی، جن کا تعلق حیدرآباد، دربھنگہ اور بنگلور سے رہا، نے حصہ لیا۔

افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر محمد عبدالمقسط خاںؔ پرنسپل، مانو پالی ٹکنیک۔ دربھنگہ نے الومنائی اسوسیشن آف مانو۔ بہار چیاپٹر کی آغاز پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ الومنائی اسوی ایشن، ڈپارٹمنٹ اور طلبہ و طالبات کے درمیان ایک مستحکم رشتے کو جوڑنے کی ضرورت ہے جس کے مستقبل میں بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

ڈاکٹر محمد فیض احمد، پرنسپل۔ مانو سی ٹی ای، دربھنگہ نے خیر مقدم کیا۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر افتخار احمد، سابق صدر شعبۂ ایم سی جے، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نے اپنے خطاب میں الومنائی اسوسی ایشن آف مانو۔ بہار چیاپٹر کے آغاز پر مسرت کا اظہار کیا۔ سابق کمانڈر جناب لیاقت علیؔ انڈین نیوی مہمانِ خصوصی تھے۔

شعبۂ ترجمہ میں کمپیوٹر لیب کا احیاء

شعبۂ ترجمہ کی جانب سے چلائے جانے والے کورسوں ایم اے اور پی ایچ ڈی میں مشینی ترجمہ ایک اہم جزو کے طور پر داخل نصاب ہے۔ حالیہ دنوں شعبہ میں کمپیوٹر لیب کی تجدید عمل میں آئی۔ 19 نئے اور معیاری کمپیوٹروں کا اضافہ کیا گیا۔ یہ لیب انٹرنیٹ کی سہولت اور مختلف ضروری سافٹ ویئرس سے لیس ہے۔ ایم اے اور پی ایچ

ڈاکٹر خالد مبشر الظفر طلبہ کو مشینی ترجمہ سے واقف کرواتے ہوئے

ڈی کے طلبا و طالبات نے پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، صدر شعبہ کی نگرانی میں مشینی ترجمہ اور ترجمہ کی ٹکنالوجی پر مشتمل عملی تجربات اور پروجیکٹس پر کام شروع کردیا ہے۔ ابتداً اردو میں مشینی کارپس کی تیاری، ٹوکن سازی، اجزائے کلام کی ٹیگنگ، اعراب بندی اور دیگر تجربات پر کمپیوٹر لیب میں طلبہ کی کلاسس لی جارہی ہیں۔ شعبہ ترجمہ کی کمپیوٹر لیب میں درکار سافٹ ویئر کی تنصیب کے لیے آئی آئی آئی ٹی حیدرآباد کا تعاون حاصل ہے۔

پروفیسر علیم اشرف جائسی نئے ڈین بہبودیِ طلبہ

پروفیسر سید علیم اشرف جائسی کو یونیورسٹی کا نیا ڈین برائے بہبودی طلبہ مقرر کیا گیا۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال کو ڈپٹی ڈین اور ڈاکٹر عبدالسمیع صدیقی، ڈاکٹر

ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر پروفیسر علیم اشرف جائسی اپنی ٹیم کے ہمراہ

کے ایم ضیاء الدین، ڈاکٹر شبانہ قیصر، ڈاکٹر محمد اکبر کو اسسٹنٹ ڈین مقرر کیا گیا۔

پلوامہ کے شہیدوں کو پالی ٹیکنیک، کٹک کا خراج

مانو پالی ٹیکنک، کٹک کے طلبا و طالبات، تدریسی و غیر تدریسی عملہ نے جموں و کشمیر پلوامہ میں خودکش حملے میں شہید ہوئے سی آر پی ایف کے جوانوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے قندیل مارچ (Candle March) کا اہتمام کیا۔ یہ قافلہ مانو پالی ٹیکنیک سے CDA سیکٹر 10 اور 11 سے ہوتے ہوئے جسٹس چوک پہنچا اور ملک میں امن، سلامتی اور خوش حالی کی دعائیں کی گئیں۔ محمد وقار یوسف نے نظامت کی۔

مانو ماڈل اسکول، حیدرآباد

مانو ماڈل اسکول، فلک نما، حیدرآباد کے طلباء و طالبات نے 64 ویں انٹر اسکولس زونل ٹورنمنٹ2018 ء برائے کبڈی، کھوکھو اور والی بال میں شرکت کرتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

انڈر14 اور انڈر17 زمروں میں طلبہ نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ کبڈی میں انڈر17 بوائز ٹیم نے پہلا مقام حاصل کیا۔ کھوکھو میں انڈر17 بوائز ٹیم نے دوسرا مقام حاصل کیا۔ والی بال میں انڈر14 بوائز ٹیم نے پہلا، انڈر17 بوائز ٹیم نے دوسرا، انڈر 14 گرلز ٹیم نے تیسرا، انڈر17 گرلز ٹیم نے دوسرا مقام حاصل کیا۔

طلباء کو اسناد اور شیلڈس حاصل ہوئے اور ضلعی سطح کے مقابلوں کے لیے انتخاب بھی عمل میں آیا۔ والی بال انڈر17 کے لیے محمد سہیل، محمد محسن اور امروز۔ والی بال انڈر14 کے لیے محمد متین، محمد الطاف، حکیم بابا اور محمد معز۔ کبڈی انڈر17 میں محمد پرویز، سید اعظم، مرزا اور محمد سہیل کے علاوہ کھوکھو انڈر17 کے لیے محمد اعظم، عبدالرحمٰن کے ساتھ ساتھ والی بال انڈر14 میں محمدی بیگم، ثانیہ اور شہانہ سلطانہ اور انڈر17 والی بال کے لیے امرین بیگم، عظمیٰ خاتون اور شائستہ سلطانہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ پرنسپل ڈاکٹر کفیل احمد نے کامیاب طلبا و فزیکل ایجوکیشن ٹیچر مختار احمد اور خواجہ بانو کو مبارکباد دی۔

ماڈل اسکول طلباء کی ٹیم ضلعی سطح کے مقابلوں میں انعام حاصل کرتے ہوئے۔

پروفیسر رحمت اللہ کا کے یو میں وائس چانسلر اور پروفیسر مشتاق احمد پٹیل کا سی یو کے میں رجسٹرار کے طور پر تقرر

☆ یونیورسٹی کے ڈین سٹیلائٹ کیمپسز پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ کا سری کرشنا دیورائے یونیورسٹی، انت پور، آندھرا پردیش کے وائس چانسلر کی حیثیت سے جنوری میں تقرر عمل میں آیا۔ پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ اردو یونیورسٹی سے بحیثیت پروفیسر شعبۂ نظم و نسق عامہ، یکم / مارچ 2007 کو وابستہ ہوئے۔ انہوں نے مختلف اہم عہدوں بشمول رجسٹرار، ڈین اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسس، صدر شعبۂ نظم و نسق عامہ کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

☆ پروفیسر مشتاق احمد آئی پٹیل، پرنسپل کالج آف ٹیچر ایجوکیشن کا سنٹرل یونیورسٹی میں آف کرناٹک میں بحیثیت رجسٹرار تقرر عمل میں آیا۔ اس سے قبل وہ ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر، نظامت فاصلاتی تعلیم اور شعبۂ تعلیم و تربیت میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

☆ یونیورسٹی کی اساتذہ کی انجمن مانوٹا نے 11/ فروری کو پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ اور پروفیسر مشتاق احمد آئی پٹیل کے اعزاز میں ایک تہنیتی تقریب منعقد کی جس میں بڑی تعداد میں اساتذہ نے شرکت کی۔

پروفیسر محمد قمر الدین خان کا انتقال

کٹک کیمپس (اڈیشہ) کے اعزازی مشیر پروفیسر محمد قمر الدین خان، کا 16/ جنوری صبح کی اولین ساعتوں میں انتقال ہوگیا۔ وہ انگریزی کے ممتاز اسکالر، ماہر تعلیم اور برہمپور یونیورسٹی (اڈیشہ) کے سابق وائس چانسلر تھے۔ انہوں نے 21/ اکتوبر 2013 کو اردو یونیورسٹی کے صیغۂ منصوبہ بندی میں مشیر اعلیٰ کی حیثیت سے وابستگی اختیار کی تھی۔ انہوں نے تقریباً 2 سال یونیورسٹی ہیڈ کوارٹرس، حیدرآباد میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ نومبر 2015 میں کٹک میں اراضی کے الاٹمنٹ کے معاملات کے لیے نوڈل آفیسر مقرر کیا گیا تھا اور مارچ 2018 میں انہیں کٹک کیمپس میں اعزازی مشیر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ ایک قابل استاد، محقق اور منتظم تھے۔

ڈاکٹر عمران احمد کا انتقال

ریجنل سنٹر دربھنگہ (بہار) کے اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر عمران احمد کا 2/ اپریل کو 63 سال کی عمر میں دہلی میں انتقال ہوگیا۔ وہ دو ماہ سے کینسر کے عارضے کے باعث دواخانے میں شریک تھے۔ انہوں نے 6/ جولائی 2005 کو اردو یونیورسٹی کے ریجنل سنٹر دربھنگہ میں بحیثیت اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر وابستگی اختیار کی تھی۔ ریجنل سنٹر کے قیام اور دربھنگہ جیسے پسماندہ علاقے میں ریجنل سنٹر کے ذریعہ تعلیم کے فروغ میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ وہ اس سے قبل دوردرشن سے بھی وابستہ رہے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 3 لڑکے اور 3 لڑکیاں شامل ہیں۔